سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،10۔جنوری2019
(یوم الخمیس،3۔جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد6 : شمارہ4

263

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 10۔جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019

ایک وزیر مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 پیش کریں گے۔

265

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعرات، 10- جنوری 2019

(یوم الخمیس، 3- جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي
هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
مَسْئُولًا ﴿٣٤﴾ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ
ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٣٥﴾

سورۃ بنی اسرائیل 34 آیات 35

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکنا مگر ایسے طریق سے کہ بہت بہتر ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہو گی (34) اور جب (کوئی چیز) ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو اور (جب تول کر دو تو) ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ یہ بہت اچھی بات اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے (35)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اک میں ہی نہیں ان پر قربان زمانہ ہے
جو رب دو عالم کا محبوب یگانہ ہے
کل پُل سے ہمیں جس نے خود پار لگانا ہے
زہرہ کا وہ بابا ہے حسنینؓ کا نانا ہے
آؤ در زہرہ پر پھیلائے ہوئے دامن
ہے نسل کریموں کی لجپال گھرانہ ہے
اک میں ہی نہیں ان پر قربان زمانہ ہے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR ACTING SPEAKER: No, Point of order. Please take your seat.

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

اسمبلی کے فوٹوگرافر جناب افتخار حسین کے والد اور راجن پور کے وفات پانے والے 9 افراد کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! اسمبلی کے فوٹوگرافر جناب افتخار حسین کے والد وفات پا چکے ہیں اُن کے لئے فاتحہ خوانی کی گزارش ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اور ایک واقعہ ڈسٹرکٹ راجن پور میں ہوا تھا جس میں ایک ہی فیملی کے 9 لوگ expire ہو گئے تھے اُن کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بتائیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 71 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں بوائز و گرلز کالج کی تعداد، خالی اسامیوں اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*71: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں کتنے بوائز و گرلز کالجز کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان کالجز میں کون کون سی اسامیاں لیکچرار اور ٹیچنگ سٹاف کی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان کالجز میں طالب علموں کی تعداد کلاس اور کالج وار بتائیں؟

(د) ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) ان کالجوں کو سال 16-2015، 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(و) ان کالجوں میں خالی اسامیاں اور ضروری سہولیات کب تک فراہم کی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع چنیوٹ میں چار بوائز و گرلز کالجز موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز کالجز

1. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ تعلیم الاسلام کالج چناب نگر
3. گورنمنٹ کے اے اسلامیہ ڈگری کالج جامعہ محمدی شریف
4. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس چنیوٹ

گرلز کالجز

1. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چنیوٹ
2. گورنمنٹ جامعہ نصرت ڈگری کالج برائے خواتین چناب نگر
3. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین لالیاں
4. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بھوانہ چنیوٹ

(ب) ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کالجز میں طالب علموں کی تعداد کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام کالجز کی بلڈنگز کی حالت اچھی ہے سوائے گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج چناب نگر جس کی عمارت 1954 میں جماعت احمدیہ نے تعمیر کروائی اور 1972 سے گورنمنٹ کی تحویل میں ہے۔ تاہم سالانہ مرمت سے اس عمارت کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) 2015-16 = 191962433

2016-17 = 205663889

2017-18 = 218576132

(و) جیسا کہ جز (د) میں بیان کیا گیا ہے صرف ایک کالج کی عمارت کی مرمت درکار ہے جسے جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز(ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کاپی تو ابھی ایوان کی میز پر نہیں رکھی گئی لیکن پتا چلتا ہے ان کالجز میں اسامیاں خالی ہیں یہ سلسلہ سالہا سال سے چلتا آرہا ہے کہ اسامیاں خالی ہوتی ہیں اور طلباء و طالبات کا تعلیمی حرج ہوتا ہے تو گورنمنٹ کی کوئی ایسی پالیسی ہے، کیا موجودہ گورنمنٹ ان اسامیوں کو پورا کرنے کا اردہ رکھتی ہے اگر ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اسامیاں پُر کر دی جائیں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بالکل ہمارا ارادہ بھی ہے اور اس سے پہلے گزشتہ کئی سالوں سے جو CTIs کے ذریعے adhocism کا کلچر تھا اُس کو ہم ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے already گورنمنٹ سے اجازت لے لی ہے اور پبلک سروس کمیشن کو request بھیج دی ہیں بہت جلد advertisement آنے والی ہیں کچھ seats ہم کو خالی رکھنی پڑتی ہے کیونکہ کچھ لوگ پروموٹ ہو رہے ہوتے ہیں اُن کے لئے یا جو ہر سال ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں لیکن یہ ongoing process ہے اس current year میں زیادہ تر خالی اسامیاں permanent طریقے سے پُر کر دی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! بلاشبہ جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا یہ ongoing process ہے لیکن یہ process اتنا اچھا نہیں چل رہا کہ یہ کوئی ایسا ہے کہ اس کی continuity بہت ضروری ہے اس میں بہتری صرف اسی صورت میں آسکتی ہے کہ جب یہ تمام کی تمام اسامیاں پُر ہو جائیں گی کیونکہ خود بھی میرا ذاتی تجربہ ہے کہ والدین کا جو اعتماد ہے وہ پبلک سیکٹر اداروں سے اُٹھتا جا رہا ہے وہ وجہ صرف یہی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو پبلک سیکٹر اداروں میں تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں تو وہاں پر سٹاف کی کمی ہوتی ہے تو پھر وہ جو توقعات لے کر والدین اپنے بچوں کو وہاں پر بھیجتے ہیں وہ توقعات پوری نہیں ہوتیں کیونکہ سٹاف کی شدید کمی ہوتی ہے تو کوئی ایسا ٹائم فریم بتائیں گے کہ تمام کی تمام سیٹیں پُر ہو جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری اشرف علی! any time period یہی آپ کا سوال ہے کہ کتنے عرصہ میں جو خالی سیٹیں ہیں اُن کو fulfill کریں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! maximum اس financial year میں ہم پُر کر دیں گے۔ صرف جو دس فیصد کی گنجائش ہم نے رکھی ہے وہ next coming year میں۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: coming before June.

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس سال before June

MR ACTING SPEAKER: I am sure you can do it.

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بالکل۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (د) میں فرمایا گیا ہے تمام کالجز کی بلڈنگز کی حالت اچھی ہے سوائے گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج چناب نگر جس کی عمارت 1954 میں جماعت احمدیہ نے تعمیر کروائی اور 1972 سے گورنمنٹ کی تحویل میں ہے۔ تاہم سالانہ مرمت سے اس عمارت کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔ یعنی محکمے کو پتا ہے کہ اس کی بلڈنگ کی حالت خستہ ہے اور اس کی عمارت کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے تو پھر یہ مفروضے پر بات کی گئی ہے کہ کیا جا سکتا ہے یہ کر کیوں نہیں رہے وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! obviously financial وجوہات ہی ہیں آپ کو priorities set کرنی پڑتی ہیں ہائر ایجوکیشن کا اتنا بُرا حال ہے تو first thing first جن بلڈنگز کے زیادہ برے حالات تھے پہلے ہم اُن پر توجہ دے رہے ہیں۔ یہ بھی انشاءاللہ کوشش کریں گے کہ next financial year اس پر بھی کام کیا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یعنی next financial year میں چلیں ٹھیک ہے جی، اگلا سوال۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! تین ہو چکے ہیں ابھی اگلے سوال پر آتے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! چھوٹی سی request ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں جو معاملات پہلے سے خراب ہیں اُن کو یہ درست کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ بھی اُنہی میں سے ایک ہے کیا یہ جس میں درستی لے کر آرہے ہیں یہ منصوبہ اُن میں شامل ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کون سے منصوبے کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز(د) میں ہی ہے یہ جو بلڈنگ ہے کیا یہ جو بہتری لے کر آرہے ہیں کیا اس کالج کی بلڈنگ جو بہتری والے منصوبہ جات ہیں اُن میں یہ شامل ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کئی بلڈنگز کا زیادہ بُرا حال ہے تو پہلے ہم نے priorities set کرنی ہیں جب آپ کے پاس resources limited ہیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے گزشتہ دس سال میں ایجوکیشن کی requirement کے مطابق budget proper allocate نہیں کیا گیا ہے تو اس لئے ہمیں کرنا ہے۔ Definitely I understand لیکن It will take some time. Thank you.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 447 جناب محمد الیاس کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر661 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور یونیورسٹی کا 84 ایس.جی سرگودھا روڈ کیمپس / ہیڈ آفس سے متعلقہ تفصیلات

*661: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی عدم دلچسپی کی وجہ سے سرگودھا سمیت صوبے بھر میں غیر معیاری یونیورسٹیوں نے بھاری فیسیں لے کر غریب عوام کو لوٹنے کا بازار گرم کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور یونیورسٹی نے 84 ایس.جی لاہور سرگودھا روڈ پر اپنا ہیڈ آفس بنایا ہوا ہے اور اس کی مختلف برانچوں کو سرگودھا شہر کے گلی، محلوں میں چھوٹے چھوٹے گھروں میں پڑھانے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بچوں کو پڑھانے والے اساتذہ کی تعلیم ایم فل اور پی ایچ ڈی نہ ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے اور ان یونیورسٹیوں میں کورسوں کا بھی کوئی مکمل شیڈول نہ ہے؟

(د) کیا حکومت سرگودھا میں موجود لاہور یونیورسٹی سمیت دیگر یونیورسٹیاں جن کی وجہ سے تعلیم کا معیار متاثر ہو رہا ہے اور بھاری فیسیں دینے کے باوجود بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے۔ ان کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز کیا کوئی نجی یونیورسٹی کسی شہر میں اپنی برانچ بنا سکتی ہے کتنی تعداد اور کتنی جگہ میں قانون کے مطابق بنا سکتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست نہ ہے اس حوالے سے عرض ہے کہ صوبہ بھر میں قائم یونیورسٹیاں حکومت سے منظور شدہ ہیں اور طلباء سے یونیورسٹیوں کے بورڈ آف گورنرز کی جانب سے طے شدہ فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔

(ب) اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ یونیورسٹی آف لاہور، سرگودھا کیمپس واقع 10 کلو میٹر لاہور سرگودھا روڈ پر قائم کیا گیا ہے جو کہ یونیورسٹی کی ملکیت ہے۔ کل رقبہ 20 ایکڑ ہے جس میں سے 111,466 سکوئر فٹ پر عمارت قائم ہے۔ یونیورسٹی ہذا کے موجودہ سرگودھا کیمپس کی توسیع کی جارہی ہے اور عارضی طور پر کچھ ڈگری پروگرامز کرائے کی عمارات میں کروائے جارہے ہیں۔ مزید یہ کہ تمام پروگرام 2019 میں مین کیمپس میں منتقل کر دیئے جائیں گے۔ HEC کی پالیسی کے مطابق ایک شہر میں یونیورسٹی کے تمام کیمپس کی عمارات کو ایک ہی سب کیمپس کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ HEC کی ہدایت کے مطابق کم سے کم درکار رقبہ 10 ایکڑ ہے جبکہ یونیورسٹی آف لاہور، سرگودھا کیمپس کا رقبہ HEC کے طے کردہ معیار سے بھی زیادہ ہے۔

(ج) یونیورسٹی انتظامیہ کے مطابق مذکورہ کیمپس میں تعینات اساتذہ کرام میں سے 140 عدد ایم فل اور 55 عدد پی ایچ ڈی ڈگری کے حامل ہیں۔ مزید یہ کہ کیمپس میں تمام کورسز HEC کے طے شدہ معیار اور شیڈول کے مطابق کروائے جاتے ہیں۔ HEC کی ٹیم نے معائنہ کے بعد کیمپس کے نصاب اور شیڈول کی منظوری دی ہوئی ہے۔

(د) نجی یونیورسٹیز اسمبلی سے منظور شدہ آرڈیننس / ایکٹ کے مطابق اپنا سب کیمپس چانسلر / گورنر کی منظوری کے بعد کسی دوسرے شہر میں قائم کر سکتے ہیں۔ حکومت پنجاب اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کی مشاورت سے سب کیمپس بنانے کے لئے ایک طریق کار وضع کیا ہوا ہے جس کے مطابق ایکریڈیٹیشن کمیٹی اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کی منظوری کے بعد سب کیمپس بنانے کا معاملہ گورنر کی منظوری کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو کرائے کی عمارات جواب میں لکھی گئی ہیں کہ عمارت کا رقبہ ہے، دس ایکڑ یونیورسٹی کا رقبہ ہے۔ رقبے پر کرائے کی عمارتوں کا رقبہ کتنا ہے اور ان کا ماہانہ کرایہ کتنا دیا جارہا اس پر کوئی detail نہیں دی گئی جو سب

کیمپس کا رقبہ ہے وہ دس ایکڑ تو یونیورسٹی کا رقبہ ہوا سب کیمپسز کا کوئی اس میں ذکر ہے اور نہ ہی اُن کے رینٹ کا ذکر ہے اس پر جواب دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر !ان کا سوال ایک پرائیویٹ یونیورسٹی سے متعلق تھا ہم نے اُن سے جواب مانگا کیونکہ ہم already direction دے چکے ہیں کہ یہ آخری سال ہے they have to move to their promised site جو انہوں نے کیمپس کیا ہوا تھا last government سے ہی انہوں نے promise کیا تھا تو detail واقعی انہوں نے جواب میں نہیں بھیجیں اور میرے پاس اس وقت details نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اگلا سوال ڈال دیں تو پھر منسٹر صاحب آپ کو details provide کر دیتے ہیں make sure کہ next time اس میں۔۔۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ fresh question ڈال دیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال جز(ج) میں تھا کہ سب کیمپسز کی گورنر سے منظوری لی جاتی ہے اس جواب میں لکھا ہے کہ منظوری لی جائے گی۔ منظوری کا بھی نہیں بتایا کہ گورنر نے ان سب کیمپسز کی منظوری دی ہے یا نہیں دی وہ بھی اس میں ذکر نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جو سب کیمپسز ہیں وہ گورنر صاحب کی اجازت کے بغیر بن ہی نہیں سکتے میں تھوڑا سا اور بھی معزز ممبر کو clarify کر دوں کہ جو ہماری موجودہ گورنمنٹ ہے وہ تو سب کیمپسز کی پالیسی کے ہی خلاف ہے اور ہم basically چاہ رہے ہیں کہ سب کیمپسز کو ختم کر دیا جائے اور یونیورسٹی کو amicable solution کے مطابق کر دیا جائے تو یہ جو problem ہے This was created during the last tenure اور سب کیمپسز بے تحاشا بنے ہیں اُن کے standards کو کسی طرح سے monitor نہیں کیا جا رہا تھا یہ بالکل درست بات ہے لیکن اُس کے سدّباب کرنے کے لئے ہمیں

بڑا tactfully چلنا پڑے گا کیونکہ اُس میں سٹوڈنٹس کے مستقبل کا بھی مسئلہ ہے جو فوری طور پر ہم close نہیں کر سکتے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ سٹوڈنٹس کا کیا بنے گا۔ اُس کے علاوہ اُن کو تھوڑا سا ٹائم دینا پڑتا ہے اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کے لئے لیکن جو گورنر صاحب والی بات کر رہے ہیں اُس کے بغیر تو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اُس کے لئے کیا آپ پالیسی بنا رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم نے already پالیسی بنا کر cabinet کو forward کی ہے۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کتنے ٹائم تک یہ پالیسی آجائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ان کا relevant question ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اسی سال اس پالیسی پر عملدرآمد ہونا شروع ہو جائے گا۔ Policy as soon as it is approved in 2019.

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال ایک اور بھی ہے کہ جو ٹیچر کی تعداد بتائی گئی ہے کہ 140 ایم فل، پی ایچ ڈی ڈگری کے حامل ہیں اور یہ تصدیق بھی یونیورسٹی نے کی ہے تو کیا اس حوالے سے ہائر ایجوکیشن سے تصدیق ہوئی ہے یا صرف یونیورسٹی کا جواب لکھ کر دیا گیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ اچھا سوال ہے اور exactly میں نے بھی ڈیپارٹمنٹ سے یہی پوچھا تھا۔ یونیورسٹیز independent bodies ہوتی ہیں، جب ان کو چارٹر مل جاتا ہے تو ان کے بارے میں ہائر ایجوکیشن کے پاس تفصیل نہیں ہوتی۔ یہ بھی جواب انہوں نے ہی دیا ہے اور اگر ان کے خلاف کوئی درخواست دینا چاہے تو ہم ان کے خلاف تحقیقات بھی کروا سکتے ہیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پانچواں ضمنی سوال کر رہے ہیں۔۔۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بس آخری سوال ہے۔ میں سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میرا مطالبہ ہے کہ اس پر کمیٹی بنادی جائے، اس پر انوسٹی گیشن ہو جائے اور انکوائری کر کے رپورٹ ہاؤس میں پیش کر دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 520 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پرائیویٹ سکولوں کی زائد فیسوں کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***520: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں پرائیویٹ سکول فیسوں میں ہوشربا اضافہ کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے تعلیمی اداروں کو پابند کیا تھا کہ وہ مخصوص percentage سے زیادہ فیسیں نہ بڑھائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے پابندی کے باوجود اپنی مرضی سے فیسوں میں اضافہ کر رہے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کی طرف سے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو چیک اینڈ بیلنس کا کیا طریقہ ہے اور محکمہ نے اب تک کتنے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے خلاف فیسوں میں غیر قانونی اضافہ پر کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب میں پرائیویٹ سکولوں کو ریگولیٹ کرنے کے لئے ایک قانون "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) آرڈیننس 1984" موجود ہے جس کے سیکشن 7A کے تحت فیسوں میں ہر سال اضافہ کیا جاسکتا ہے اگر کوئی سکول

اس قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے خلاف ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی کارروائی کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت نے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی فیسوں کو ریگولر کرنے کے لئے ایک قانون "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) آرڈیننس 1984" تشکیل دیا ہے جس کے سیکشن A7 کے تحت وہ تمام پرائیویٹ سکولز جن کی ماہانہ فیس 4000 یا 4000 سے زائد ہے وہ پانچ فیصد سالانہ تک فیسوں میں اضافہ کرنے کے مجاز ہیں۔ پانچ فیصد سے زائد اضافہ کرنے کے لئے ان کو ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی (DRA) سے باقاعدہ اجازت لینا ہوگی اور یہ اتھارٹی بھی 8 فیصد تک فیسوں میں اضافہ کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔

(ج) فیسوں میں بلاجواز اضافہ کے حوالے سے چند پرائیویٹ سکولز کے خلاف محکمہ کو شکایات موصول ہوئی ہیں۔ ایسے تمام سکولز کے خلاف متعلقہ ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتی ہے۔

(د) پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے چیک اینڈ بیلنس کے لئے ایک قانون "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) آرڈیننس 1984" کا نفاذ کیا گیا ہے جس کے تحت ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی (DRA) تشکیل دی گئی ہے اور کسی بھی ضلع میں فیسوں کے متعلق قانون شکنی کی صورت میں یہ اتھارٹی متعلقہ سکولوں کے خلاف کارروائی کرتی ہے اب تک پنجاب میں 17 سکولوں کے خلاف فیسوں میں غیر قانونی اضافہ کرنے پر جُرمانہ کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ ان سکولز کے بارے میں mention نہیں کیا گیا کہ یہ 17 سکولز کون سے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ ان کے بارے میں یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ غیر قانونی جو اضافہ تھا اس میں جرمانہ کتنا کیا گیا ہے ان دونوں کی وضاحت دے دی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! سکولز کی لسٹ میرے پاس ہے۔ اگر ہماری معزز ممبر چاہیں تو وہ میں ان کو دکھا دیتا ہوں یا آپ چاہتے ہیں تو میں سکولز کی لسٹ پڑھ دیتا ہوں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سکولز کی لسٹ پڑھ دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان میں یہ سکولز شامل ہیں:

Sicas Kids campus. Bloomfield. DNS. Beacon House. Beacon House Liberty, Beacon House Johar Town, Beacon House School System LMA. Beacon House Walton Campus, Beacon House Defence Campus, Beacon House Garden Town Lahore. Froebel's International City School. Shalimar City School Ravi Campus, City School Model Town .Roots International School DHA EME.

اور جرمانہ 20 ہزار per day ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس حوالے سے جو recently بات ہوئی ہے چیف جسٹس صاحب نے بھی پرائیویٹ سکولوں کی فیسیوں کے حوالے سے نوٹس لیا تھا۔ اس میں، میں معزز وزیر کے نالج میں لانا چاہتی ہوں کہ سکولوں نے فیس تو کم کر دی ہے، اس کا رزلٹ کیا ہو رہا ہے، سکولز timing کم کر دی گئی ہے، کلاسوں کو merge کر دیا گیا ہے اور parents کو جتنا تنگ کیا جا سکتا ہے۔ اتنا تنگ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کی ذاتی طور پر گواہ ہوں کہ ایک کلاس جس کے اندر 20 یا 22 بچے تھے وہاں پر 40 بچے کر دیئے گئے ہیں۔ اگر سکول کا ٹائم 7:30 سے 8:00 کے بیچ میں تھا تو وہ 8:30 سے onward ہے۔ چھٹی کا ٹائم 2 سے اڑھائی بجے تھا اس کو ڈیڑھ بجے کر دیا گیا ہے۔ اب پرائیویٹ سکولوں کی blackmailing کا یہ طریقہ ہے کہ اگر ان سے فیس کم کرانے کے لئے

ایک فیصلہ آ گیا ہے تو وہ اس کو دوسری طرح implement کر رہے ہیں۔ جو بچوں کے مختلف کلب تھے جس کے اندر ان کی swimming تھی یا اور بہت سارے کلب تھے ان کو ختم کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب parents کو کہہ دیا گیا ہے کہ ان سکولز میں کوئی Extra-curricular activities نہیں ہوں گی۔ ان کو چیک کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، very right. منسٹر صاحب! میں آپ کے نوٹس میں لاتا ہوں، She is very much right. This is what happened میرے بھی نوٹس میں بات آئی ہے کہ کچھ ایسے سکولز میں سٹاف کو بھی کم کر دیا ہے۔ انہوں نے parents کو بلا کر کہا ہے کہ ہم سٹاف کو کم کر رہے ہیں۔ I think you should take a notice of all these things.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں اس کا بتاتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ موبائل ذرا off کر دیں۔ آپ کا موبائل on ہے تو مائیک میں آواز صحیح نہیں آ رہی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میرے پاس تو موبائل on نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ Let him answer.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس پر میری پرائیویٹ سکولز کے ساتھ ایک میٹنگ ہو چکی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ دوسرے مائیک پر آ جائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس پر میری پرائیویٹ سکولز کے ساتھ میٹنگ بھی ہوئی ہے اور مجھے اس طرح کی complaints آئی بھی ہیں۔ ہم ایک پرائیویٹ سکولز کی اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں وہ اس وقت لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے جب یہاں پر وہ ڈرافٹ ایک دفعہ آئے گا تو اس پر اسمبلی کے اندر discussion ہو گی۔ جب لاء ڈیپارٹمنٹ سے کابینہ میں

آئے گا تو ہم اسے فوراً سے بھی پہلے ہاؤس میں move کر دیں گے۔ جب ہم اس کے رولز بنائیں گے اور اس کی different چیزیں بنیں گی تو اس پر ہم نے پرائیویٹ سکولز کے ساتھ بھی بات کی ہے۔ آپ کو شاید کم چیزیں پتا لگی ہوں لیکن مجھے تو بہت زیادہ پتا لگی ہیں کہ جس میں وہ اپنے سٹاف کے اندر بھی کٹوتی کر رہے ہیں، ان کی سیلری سے بھی کٹوتی کر رہے ہیں اور بہت ساری چیزوں کے اندر کٹوتی کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ فی الحال اس پر discussion ہو رہی ہے اور میرے خیال میں جو بھی فیصلہ آئے گا اس میں بہتر آئے گا۔ ہم تقریباً تمام سکولز کے ہیڈ کے ساتھ مل چکے ہیں اور اس پر بھی discussion جاری ہے۔ ہم نے انہیں 12۔ فروری 2019 تک کا نوٹس دیا ہوا ہے اور جو بھی اس میں decision آئے گا وہ آپ سب کے سامنے یہاں لے کر آئیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس میں کوئی ٹائم فریم دیں۔ دیکھیں ناں! ایسے تو پانچ سال بھی لگ جائیں گے اور آپ کہیں گے کہ meetings ہو رہی ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! دیکھیں، یہ پرائیویٹ سکولز ہیں اب ہم ان کو ڈنڈے کے زور پر تو نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے فیسیں کم کی ہیں لیکن آپ نے اتنے ٹیچرز رکھنے ہیں۔ ہم ان کو وہی ratio دے سکتے ہیں جو ratio ہم پبلک سکولز میں استعمال کر رہے ہیں۔ اگر ہم نے پبلک سکولز میں 35 یا 40 بچوں پر ایک ٹیچر رکھا ہوا ہے یا ایسی ratio رکھی ہوئی ہے تو ہم ان کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ نے 20 بچوں کی ratio رکھنی ہے۔

Mr Speaker! The same rules have to apply. The rules there are being applied to the public school.

جناب قائم مقام سپیکر: پرائیویٹ سکولز نے اس میں اپنی monopoly بنائی ہوئی ہے۔ آپ اس میں جتنی جلدی کر سکتے آپ کوشش کریں۔ Because this is very inconvenient for the parents and for the students بہت زیادہ problems آ رہی ہیں۔ آپ اس میں کوشش کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں ذرا اپنی بات ختم کر لوں۔

MR ACTING SPEAKER: Madam! Kindly be seated, please be seated.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس میں دیکھیں، At the end of day. ہم کسی پر زبردستی نہیں کر سکتے، بچے ابھی بھی سکولز جا رہے ہیں۔ اگر ان کو swimming کی کلاس نہیں مل رہی تو specific school ان کو swimming نہیں کرنے دے رہا لیکن پڑھائی سب کو ابھی بھی مل رہی ہے یا یہ بتائیں کہ پڑھائی میں کوئی کمی ہو رہی ہے یا ان کی پڑھائی پر کوئی اثر پڑ رہا ہے۔ That's a different issue. اگر ایک بچے کو swimming کرنا نہیں مل رہی تو اس کا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے تعلق نہیں ہے ہمارا تو پڑھائی کے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ان کو پڑھائی کے اندر issues آ رہے ہیں تو ہمیں ضرور بتائیں۔ مگر اس کو کوئی riding class یا swimming class نہیں مل رہی تو That's not really concern of education department. وہ تو ان کو پرائیویٹ سکولز میں ایک facility ملی ہوئی تھی۔

MR ACTING SPEAKER: I think the sooner the better.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Mr Murad Raas): Mr Speakar! Absolutely, I agree.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جناب مراد راس کی ذرا تقریریں نکال کر دیکھ لیں، اس وقت ان کا point of view کیا تھا جب وہ اس side پر بیٹھتے تھے؟ جب ایک اتھارٹی بننے جا رہی تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال کریں، آپ اس چیز کو چھوڑیں کہ وہ پہلے کدھر تھے اور اب کدھر ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں کہہ رہی کہ وہ حق بجانب تھے یا نہیں لیکن جو رائے یہاں تھی اور جب اس رائے کی implement کرنے کی باری آئی ہے تو اسے implement ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جب ایک اتھارٹی بننے جا رہی تھی، میں بالکل challenge کر رہی ہوں کہ جو ان کی monopoly ہے ہمیشہ کورٹ میں جائے بغیر کبھی بھی آج تک کسی بچے کی فیس میں کمی نہیں کی گئی۔ وہ کراچی میں ہوں، وہ لاہور میں ہوں، وہ اسلام آباد میں ہوں یا جہاں پر بھی پرائیویٹ سکولز ہیں۔

جناب سپیکر! دیکھئے یہ آپ درست کہہ رہے ہیں کہ زبردستی نہیں کر سکتے لیکن بچوں کو تعلیم دینے کے حوالے سے ایک معیار اور merit ہے وہ ان کو meet کرنا پڑے گا اگر ان کو پنجاب کے اندر پرائیویٹ سکول چلانا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میری ایک بادشاہت ہے کیونکہ میں نے پرائیویٹ سکول کھول لیا ہے اور میں ہزاروں روپے بچوں سے فیس لے رہی ہوں لیکن میں نے جو گزارش کی ہے جس کو بڑا easy لیا ہے تو میرا اس پر سوال ہے کہ اب جو انہوں نے problem create کر دی ہے اور وہ باقاعدہ arrogantly parents سے کہہ رہے ہیں کہ دیکھا، تم لوگ کورٹ گئے ہو اور اب ہم تم لوگوں کو سبق سکھائیں گے۔

جناب سپیکر! میری بہن کے بچے پڑھتے ہیں اور میرے پاس ریکارڈ موجود ہے جو انہوں نے parents کو بلا کر ان کے ساتھ گفتگو کی ہے انہوں نے باقاعدہ threat کیا ہے۔ کیا حکومت اتنی بے بس ہے کہ پرائیویٹ سکولز جس طرح مرضی blackmail کریں گے اور جو وہ کہہ رہے ہیں کہ پڑھائی کے معاملے میں problem نہیں ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، No, cross talk.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پہلے سکولوں کے اندر subject specialist teachers موجود تھے اور اب کیا ہو رہا ہے کہ ایک ٹیچر جو اردو کی ہے اس کو کہا جا رہا ہے کہ وہ سائنس بھی پڑھائیں گی تو میری گزارش یہ ہے کہ کیا یہ worth ہے؟ اب یہ بات دیکھ لیں کہ اگر swimming نہیں مل رہی تو وہ اور بات ہے لیکن کلب بچوں کے لئے extra-curricular activity ہوتی ہے اور یہ ڈاکٹر صاحب کہا کرتے تھے۔۔۔ (شور و غل)

MR ACTING SPEAKER: Please order in the House, Order in the House.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! extra-curricular activities بہت important ہوتی ہیں۔ اب extra-curricular activities بچوں کو نہیں مل رہی تو میرا خیال ہے یہ کہنا کہ مناسب ہے اور میں نہیں سمجھتی کہ یہ مناسب ہے۔ بچوں کے لئے جتنی تعلیم ضروری ہے اتنی extra-curricular activities بھی ضروری ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، Please be seated. منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ اس speed سے فیسیں کم کرائی جا رہی ہیں یہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اپریل میں یہ آرڈر آئے تھے اس سے پہلے بھی آئے تھے لیکن پچھلی گورنمنٹ نے فیسیں کم کرانے کے لئے ایک step بھی نہیں لیا تھا This is the first time کہ بیس فیصد کا reduction آ رہا ہے اور پچاس فیصد کا refund آ رہا ہے ان سب چیزوں کو پہلی دفعہ implement کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اچھی بات We appreciate the fact you have done a great job لیکن سٹاف کے حوالے سے جو future policy ہے اس میں بھی جتنا جلدی ہو سکے کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان کے ساتھ بات چیت چل رہی ہے انشاءاللہ ان سب چیزوں پر بات کی جائے گی بلکہ ہم اپوزیشن کو بھی بیچ میں لے کر آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ جب یہ پالیسی بنے تو اس حوالے سے اسمبلی کے اندر ایک debate ہونی چاہئے چونکہ it's very relevant ہم سب ممبران کے بچے پرائیویٹ سکولوں میں پڑھتے ہیں اور سب یہ problem face کر رہے ہیں ۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اگلی دفعہ جب پرائیویٹ سکولز کی میٹنگ ہوگی تو میں اپوزیشن کو بھی بلاؤں گا آپ بھی اس میٹنگ میں بیٹھیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! Since we are going to make an authority, I would like to convey two observations to our Education Minister.

ایک تو یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے جو پچاس فیصد فیس کا حکم دیا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بیس فیصد تھا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! چھٹیوں کی پچاس فیصد ہے۔ اس میں اب یہ situation ہے کہ پرائیویٹ سکول اب جنوری فروری اور مارچ کی billing کر رہے ہیں اس میں انہیں گرمی کی چھٹیوں کی پچاس فیصد concession دینی پڑے گی وہ اس billing میں add کر رہے ہیں۔ اتھارٹی کو یہ بھی پتا ہونا چاہئے کہ پرائیویٹ سکول یہ سارا burden ٹیچرز پر ڈال رہے ہیں اور ان کی salaries deduct کر رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔ آپ کا سوال کیا ہے؟ منسٹر صاحب نے ساری چیزیں تفصیل سے بتا دی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا مقصد یہی تھا کہ یہ چیزیں بھی اتھارٹی کے علم میں ہوں۔

MR ACTING SPEAKER: Is it a question or a suggestion?

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! This is a suggestion. Thank you.

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بعد میں منسٹر صاحب کو suggestion دے دینا۔

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو یہ عرض کروں گا کہ جتنے پرائیویٹ سکولز ہیں یہ کہتے ہیں کہ۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House. Back benches! Please order in the House.

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولز والے کہتے ہیں کہ ہمارے بچوں کی ratio بھی سرکاری سکولوں کے مطابق کی جائے کہ ایک کلاس میں 35 سے 40 بچے ہوں۔ اگر انہوں نے یہ ratio رکھنی ہے تو ہم یہ بھی عرض کریں گے کہ پھر وہ اپنی فیسیں بھی پرائیویٹ سکولوں کے مطابق کریں۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش ہے کہ ان کو residential area سے نکالا جائے۔ آپ residential area میں دیکھیں کہ بیس بیس سکول کھلے ہوئے ہیں جس وجہ سے کوئی شریف آدمی بروقت اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! معزز ممبر غلطی سے پرائیویٹ سکول کہہ گئے ہیں انہیں کہنا چاہئے تھا کہ فیسیں سرکاری سکولوں کے مطابق کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گورنمنٹ سکولوں کے مطابق۔

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ وہ اپنی فیسیں بھی گورنمنٹ سکولوں کے مطابق کریں۔ آپ یقین نہیں کریں گے کہ دو یا تین سال کا ایک بچہ جو پری سکول میں جا رہا ہے اس کی پینتیس سے چالیس ہزار روپے ماہانہ فیس ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ یہاں کتنے بندے بیٹھے ہیں جو اپنی آمدن میں اپنے دو یا تین بچوں کی یہ فیس afford کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں ادھر ہماری تنخواہ پچاس ہزار کے قریب ہے۔

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! پھر آپ پچاس ہزار میں دو بچے نہیں پڑھا سکتے بلکہ پونے دو پڑھائیں گے۔ (قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا کوئی سوال ہے یا suggestion ہے؟

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! میرا سوال ہے۔ جیسا کہ وزیر تعلیم نے یہ admit کیا ہے کہ ٹیچرز کی تنخواہوں میں بھی کمی کی جا رہی ہے یہ بالکل حقیقت ہے اس کا نقصان یہ ہو گا کہ qualified and talented teachers چھوڑ جائیں گے اور بالکل unqualified ٹیچر کو کم تنخواہوں پر اپنے سکولوں میں ڈالیں گے جس سے تعلیم کا معیار اور گر جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ پرائیویٹ ایجوکیشن ہمیشہ مہنگی ہوتی ہے۔ ہم اپنے گورنمنٹ سکولوں کو اپ گریڈ کیوں نہیں کرتے تاکہ کسی کو پرائیویٹ سکولوں میں جانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ ہمارا سب سے زیادہ زور گورنمنٹ سکولوں کو اپ گریڈ کرنے پر ہونا چاہئے تاکہ پرائیویٹ سکول والوں نے جو اجارہ داری بنائی ہوئی ہے اس سے نکلیں۔ ہم یہاں جتنے بھی بیٹھے ہیں سب ہی گورنمنٹ سکولوں سے پڑھے ہوئے ہیں۔ ہم کون سے پرائیویٹ سکولوں سے پڑھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ گورنمنٹ سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کی انتہائی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنی معزز ممبر کو بتانا چاہوں گا کہ وہ حکومتی سائیڈ پر ہیں اور حکومت سے پوچھ رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! گورنمنٹ سکول بھی ہم نے ہی ٹھیک کرنے ہیں۔ Please order in the House. جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! گورنمنٹ کو آئے ہوئے چار مہینے ہوئے ہیں انشاء اللہ گورنمنٹ سکولوں کو پوری طرح ٹھیک کیا جائے گا۔ میں صرف یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ ان ساری چیزوں پر discussion ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں اس پر بھی ایک پالیسی بننی چاہئے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم پرائیویٹ سکولز کے لئے ایک اتھارٹی لے کر آ رہے ہیں۔ اس کی open discussion اس ایوان کے اندر ہو گی اور جب discussion ہو گی تو اس وقت ہر بندہ اس چیز پر اپنا پوائنٹ دے سکے گا اور جو چیزیں plus کرنا ہوں گی ہم plus کر دیں گے اور جو چیزیں minus کرنی ہوں گی وہ minus کر دیں گے چونکہ سب کچھ اسی ہاؤس میں ہونا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 680 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے بوائز و گرلز کالجز میں انٹرن شپ سے متعلقہ تفصیلات

***680: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم اگست 2018 سے آج تک لاہور کے کس کس کالجز میں پڑھے لکھے بوائز اور گرلز کو انٹرن شپ دی ہے؟

(ب) کیا انٹرن شپ پیڈ ہے یا نان پیڈ؟

(ج) کل کتنے بوائز اور گرلز کو انٹرن شپ دی گئی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور ڈویژن کے ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (کالجز) کی رپورٹ کے مطابق تمام بوائز اور گرلز کالجز میں یکم اگست 2018 سے تاحال جن بوائز اور گرلز کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے approved criterion کے مطابق انٹرن شپ دی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق انٹرن شپ پیڈ ہے۔

(ج) لاہور ڈویژن کے ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (کالجز) کی رپورٹ کے مطابق کل 926 انٹرنیز کو انٹرن شپ دی گئی جن میں ڈسٹرکٹ لاہور میں 475، ڈسٹرکٹ قصور میں 172، ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں 166 اور ڈسٹرکٹ ننکانہ صاحب میں 113 انٹرنیز شامل ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے جواب میں جو approved criterion بتایا ہے میں چاہتی ہوں کہ وزیر صاحب ایوان کے اندر انٹرن شپ کے approved criterion کے بارے میں explain کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مہربانی آپ توجہ دیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جز (الف) میں وزیر صاحب نے جو approved criterion for internship کہا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب ذرا ہاؤس کو بتا دیں کہ وہ approved criterion کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بنیادی طور پر CTIs کی appointment پرنسپل اور کالج کونسل decide کرتی ہے لیکن سبجیکٹ سپیشلسٹ ہونا ضروری ہے concerned director and his representative بھی اس کونسل میں ممبر ہوتے ہیں اور وہیں پر decide کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جواب کے ساتھ جو annexure لگایا گیا ہے کیا آپ پڑھ سکتے ہیں؟ چونکہ یہ میں نہیں پڑھ سکتی۔ آپ ذرا annexure کی حالت دیکھیں کہ کتنی seriousness ہے اگر وزیر صاحب یہ خود پڑھ دیں تو میں ان کی مشکور ہوں گی۔ اگر آپ اس طرح کی کاپیاں annexure میں دیں گے تو میں کیا سوال پوچھوں گی لیکن میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ انٹرن شپ کے لئے کمیٹی جن لوگوں کو recommend کرتی ہے کیا اس پر کوئی اپیل کی جا سکتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ آپ نے جو کاپی ساتھ attach کی ہے؟ Can you read it کیا آپ پڑھ سکتے ہیں؟ آپ اسے پڑھیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ readable نہیں ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Who is responsible?

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میرے خیال میں اسمبلی سیکرٹریٹ ہے۔

MR ACTING SPEAKER: No, the department is responsible, your staff is responsible.

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ سے جو کاپی آئی تھی وہ کل شام کو میں نے پڑھی تھی بالکل readable تھی لیکن جب اس کی further copies بنی ہیں تو اس وقت یہ unreadable ہو گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کی ساری کاپیاں ہمیں آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آئی ہیں۔ محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! House in order کریں۔

MR ACTING SPEAKER: Please, order in the House.

جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ابھی پہلے بھی ایک سوال آیا جس پر آپ نے خود نوٹس لیا اور منسٹر صاحب نے admit کیا کہ جواب کی تفصیل نہیں دی گئی اور اب انہوں نے یہ annexure لگایا ہے۔ انہوں نے ہمیں کیا سمجھا ہے، یہ محکمہ کیا سمجھتا ہے کہ ہم یہاں پر goofs ہیں اور یہ جو بھی بھیجیں گے وہ ٹھیک ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر لیں لیکن میں نے جو سوال پوچھا ہے کیا اس کا جواب ان کے پاس ہے کہ جو aggrieved لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ان کو انٹرن شپ نہیں دی گئی کیا ان کے پاس اس کمیٹی کے خلاف اپیل کرنے کا کوئی حق ہے؟

جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال ہے کہ ان کا proportionate mechanism کیا ہے یہ کس ڈویژن سے کس ڈسٹرکٹ سے کتنے لوگوں کو appoint کریں گے اور کیا اس بارے میں ان کے پاس کوئی فارمولا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہاؤس in order کرائیں چونکہ ان کے سوال clear نہیں سنے جا رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اپنا سوال repeat کر دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ وزیر صاحب تھوڑی سی توجہ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ توجہ دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میرا وزیر صاحب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ انٹرن شپ کے لئے کمیٹی بناتے ہیں اور وہ کمیٹی لوگوں کو recommend کرتی ہے لیکن وہ لوگ جن کو recommend نہیں کیا جاتا یعنی جو aggrieved persons ہوتے ہیں کیا ان کے پاس appeal کا حق ہوتا ہے اور میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ کس formula کے تحت کسی ڈویژن یا ضلع سے لوگوں کو یہ internship allow کریں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم یہ district internship and division wise allow کرتے ہیں۔ اس حوالے سے اگر کوئی شکایت یا مسئلہ درپیش ہو تو اس کے لئے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے پاس appeal کی جا سکتی ہے۔ ہم internship کی یہ seats مطلوبہ requirements کے مطابق allocate کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری پوچھ رہی ہیں کہ کیا آپ یہ internship district and division wise allow کرتے ہیں اور اس کا formula کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! متعلقہ ضلع کے کالجز اپنی requirements دیتے ہیں اور پھر محکمہ اسی حساب سے internship کی seats کو allocate and distribute کر دیتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شاید منسٹر صاحب میرا سوال سمجھ نہیں سکے لہٰذا میں اپنا سوال rephrase کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا آپ نے ضلع یا ڈویژن کی سطح پر کوئی formula ترتیب دیا ہے کہ کس کس ضلع کے کتنے internees کو internship دینی ہے اور کیا آپ آبادی کے تناسب سے یا demand کے لحاظ سے internship دینے کا فیصلہ کرتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں already اس کا جواب دے چکا ہوں۔ ہمارا formula یہ ہے کہ پنجاب کے مختلف کالجوں میں جو خالی اسامیاں ہوتی ہیں وہ identify کی جاتی ہیں اور پھر اسی حساب سے internship کی seat allocate کر دی جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ اس حوالے سے ایک fresh question دے دیں تاکہ ہم ان سے ضلع اور ڈویژن وار details لے سکیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ میں fresh question دے دیتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! سوال نمبر 839 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***639: جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کی تعمیر نو کب سے کیوں روک دی گئی ہے اور بقایا تعمیر کب شروع کر دی جائے گی؟

(ب) نیو اسٹیبلشمنٹ آف گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پیپلز کالونی گوجرانوالہ کی بقایا تعمیر کب شروع کی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ایکسیئن بلڈنگ ڈویژن نمبر 2 گوجرانوالہ کو گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کی تعمیر نو کے لئے 6.022 ملین فنڈ مورخہ 2018-12-07 کو جاری کر دیئے گئے ہیں اور سکول کی تعمیر نو کا کام جاری ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایکسیئن بلڈنگ ڈویژن نمبر 2 گوجرانوالہ کو نیو اسٹیبلشمنٹ آف گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پیپلز کالونی گوجرانوالہ کی تعمیر نو کے لئے 10.888 ملین فنڈز مورخہ 2018-12-07 کو جاری کر دیئے گئے ہیں اور سکول کی تعمیر نو کا کام جاری ہے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میرا سوال گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ سے متعلق ہے۔ جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "سکول کی تعمیر نو کا کام جاری ہے۔" اس سکول کے لئے اے ڈی پی میں 41 ملین روپے مختص کئے گئے تھے لیکن صرف 6.022 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں۔ یہ بچیوں کا سکول ہے اور اسے demolish کر کے دوبارہ تعمیر کیا جا

رہا ہے۔ سکول کی بچیاں اس وقت چھت کے بغیر پڑھ رہی ہیں اور کچھ بچیوں کو دوسرے سکولوں میں بھی accommodate کیا گیا ہے۔ اس سکول کی بچیاں بڑی مشکل میں ہیں۔ جب اے ڈی پی میں اس سکول کی تعمیر کے لئے 41 ملین روپے کی ایک معقول رقم مختص کر دی گئی تھی تو پھر اس سکول کو صرف 6.022 ملین روپے کیوں جاری کئے گئے ہیں؟ اس سکول میں 1200 بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ 19-2018 کے اے ڈی پی میں بھی اس سکول کی تعمیر کے لئے 41 ملین روپے کی پوری رقم مختص ہے تو پھر اسے یہ ساری رقم release کیوں نہیں کی گئی اور اس کی تعمیر اسی سال مکمل کیوں نہیں کی جا رہی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل درست فرما رہے ہیں کہ اس سکول کے لئے اس سال 6.022 ملین روپے release کئے گئے ہیں۔ اس سکول کے لئے 2018 میں 21 ملین روپے release کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس سکول کی تعمیر کے لئے باقی رقم بھی اسی سال انشاءاللہ تعالیٰ release ہو جائے گی اور اس سکول کے اندر پہلے سے دس کمرے موجود ہیں۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں اس سکول کے حوالے سے تھوڑی سی تفصیل بتانا چاہتا ہوں تاکہ دونوں اطراف کے معزز ممبران کے علم میں آ سکے کہ یہاں پر exactly کیا ہو رہا ہے۔ اس سکول میں پہلے سے دس کمرے موجود تھے اور obviously ان دس کمروں کو بھی ٹھیک کرنا تھا کیونکہ عمارت کی حالت کافی خراب ہو چکی تھی۔ یہاں پر 27 نئے کمرے بنائے جائیں گے اور اس طرح یہ کل 37 کمرے ہو جائیں گے جبکہ یہاں پر ایک ہزار طالب علم بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ اس سکول میں اتنے زیادہ کمروں کی ضرورت تھی اور نہ ہی اتنے ٹیچرز کی یہاں پر ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی حکومت نے اس کی منظوری دی تھی اور وہی سلسلہ چل رہا ہے۔ یہاں پر بالکل 37 کمروں کی ضرورت نہیں ہے۔ایک منصوبہ کی منظوری ہو چکی ہے اور اے ڈی پی میں اس کے لئے فنڈز بھی مختص کر دیئے گئے ہیں اس لئے ہم بھی اس کو مکمل کرنا چاہتے ہیں۔اس سکول میں 43 ٹیچروں کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر ہم students and teachers ratio کو دیکھیں تو یہاں پر اتنے ٹیچرز کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس سکول کی تعمیر کا کام انشاءاللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر مکمل ہو جائے گا۔2019-20 کا fiscal year شروع ہونے سے پہلے اس سکول کی عمارت مکمل ہو جائے گی لیکن میں یہاں پر یہ ضرور عرض کروں گا کہ یہاں پر جو extra کمرے بنائے جا رہے ہیں ان کی اس وقت بالکل ضرورت نہیں ہے اور اسی طرح یہاں پر ٹیچرز بھی extra ہیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! یہ سکول کسی remote area میں نہیں بلکہ گوجرانوالہ کے مرکز سیٹلائٹ ٹاؤن میں واقع ہے۔اسی علاقے میں گورنمنٹ کا ایک اور سکول بھی ہے جس میں تقریباً 1500 بچیاں زیر تعلیم ہیں۔گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں بھی ایک ہزار نہیں بلکہ 1200 بچیاں زیر تعلیم ہیں۔یہ سکول ساٹھ کی دہائی میں قائم ہوا تھا۔ بڑی دیر تک اس سکول کے چار کمروں کو تالے لگے رہے کیونکہ ان کی حالت بہت خستہ ہو چکی تھی۔

جناب سپیکر! میں نے درخواست کی تھی کہ اس سکول کی ساری عمارت خستہ ہو چکی ہے اور کسی وقت بھی کوئی حادثہ ہو سکتا ہے لہٰذا سکول کی عمارت کو نئے سرے سے بنایا جائے۔اس کی منظوری ہو چکی ہے اور اس کے لئے مختص شُدہ one third funds خرچ بھی ہو چکے ہیں۔اس سکول کی عمارت کی ساری بنیادیں تعمیر ہو چکی ہیں اور اب منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ یہاں پر اتنے زیادہ کمروں کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے وہ بتا دیں کہ 1200 بچیاں دس کمروں میں کیسے گزارا کر سکتی ہیں؟ سکول کی ہر جماعت کے بہت سے sections ہوتے ہیں،اس کے علاوہ لائبریری اور سائنس لیبارٹری کے لئے بھی کمروں کی ضرورت ہوتی ہے اس حساب سے یہ کمرے زیادہ نہیں ہیں۔ ساٹھ کی دہائی میں اس سکول کے لئے دس کمرے بنائے گئے تھے اور آج منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں

کہ یہاں زیادہ کمروں کی ضرورت نہیں جو کہ حیرت والی بات ہے۔ آبادی بڑھ گئی اور saturationہو گئی ہے جبکہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس سکول کو زیادہ کمروں کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ تو پرائیویٹ سکولوں کو promote کرنے کی کوشش ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میرے خیال میں معزز ممبر اس بات پر زیادہ excitedہو گئے ہیں میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ اس وقت اُس سکول میں جتنے studentsہیں اور کمروں کے حوالے سے جو requestکی ہوئی تھی اُس حساب سے کمرے زیادہ ہیں مگر ہم پھر بھی بنا رہے ہیں اُس کے پیسے releaseہو رہے ہیں۔ 31۔ دسمبر 2018 تک out of 63 ملین روپے 27.9 ملین روپے release ہو چکے ہیں۔ ہم پیسے release کر رہے ہیں یہ سارے کمرے بن جائیں گے مگر میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ ہم requirementsسے زیادہ بنا رہے ہیں۔ وہاں پر جو ٹیچرز ہیں وہ بھی requirementسے زیادہ ہیں۔ انشاء اللہ ایک سال کے اندر اندر اس سکول کی پوری بلڈنگ مکمل ہو جائے گی۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(ب) میں پیپلز کالونی، گوجرانوالہ کے ایک نئے سکول کا ذکر ہے جس کے چاروں طرف ماسٹر سٹی اور بے بہا آبادیاں بن چکی ہیں۔ پیپلز کالونی 1600 ایکڑ پر مشتمل ہے وہاں بیسیوں پرائیویٹ سکول ہیں لیکن ایک بھی سرکاری سکول نہیں ہے اور یہ واحد سکول بننے جا رہا ہے۔ 55 ملین روپے total cost آنی ہے لیکن حکومت نے ADP میں 35 ملین روپے رکھے ہیں جس میں سے حکومت نے اس بجٹ میں کل 6 ملین روپے جاری کئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پیسے کہاں جانے ہیں، یہ اتنی کنجوسی کیوں ہو رہی ہے کیا اب بھینس خشک ہو گئی ہے جو دودھ نہیں دیتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر پھر excited ہو رہے ہیں اور میں اس کی وجہ بھی بتا دیتا ہوں۔ ہم پیپلز کالونی میں نیا سکول بنانے جا رہے ہیں یہ سکیم 2015 کی ہے تب ان کی حکومت تھی۔ یہ سکیم 85 ملین روپے کی ہے جس میں سے 30 ملین روپے release ہو چکا ہے جس سے اس سکول کی زمین خریدی گئی باقی 55 ملین روپے میں سے 6 ملین روپے 2018 کے اندر release کر دیئے گئے تھے۔ یہ سکول 9 کنال پر ہے جس پر 18 کمرے بن رہے ہیں اور اس کی boundary wall بھی بن چکی ہے تو باقی پیسے بھی release ہو جائیں گے۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! 2015 کی ایجوکیشن پالیسی میں گرلز سکولوں میں خواتین اساتذہ کے بچوں کے لئے ڈے کیئر رکھا گیا تھا تو کیا اس بجٹ میں اُس کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس بجٹ میں ڈے کیئر نہیں رکھا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 686 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب کے ممبران سے متعلقہ تفصیلات

*686: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب کب قائم ہوا؟

(ب) اس کے ممبران کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کمیشن کے ممبران کے لئے مطلوبہ قابلیت کیا ہے؟

(د) موجودہ ممبران کی تعلیمی قابلیت کی مکمل تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن ایکٹ 2014 (ایکٹ ایک سال 2015) صوبائی اسمبلی سے 29۔دسمبر 2014 کو پاس ہوا جس کو گورنر پنجاب کی جانب سے 2۔جنوری 2015 کو منظوری دی گئی اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں 2۔جنوری 2015 کو صفحہ 20۔2015 میں پبلش ہوا۔

(ب) ایکٹ کی روسے کمیشن ممبران کی تعداد 17 ہے۔

(ج) کمیشن کے ممبران کا انتخاب پی ایچ ای سی ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت کیا جاتا ہے۔ کمیشن ذیل ممبران پر مشتمل ہوتا ہے:

1. چیئرپرسن پی ایچ ای سی
2. سیکرٹری ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب
3. سیکرٹری محکمہ صحت، حکومت پنجاب
4. سیکرٹری محکمہ زراعت، حکومت پنجاب
5. سیکرٹری محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب
6. وفاقی ہائر ایجوکیشن کمیشن کا نمائندہ جو کہ ایچ ای سی کے کل وقتی رکن سے کم درجہ کا نہیں ہوگا۔
7. چیئرپرسن، ایکریڈیشن کمیٹی
8. صوبائی اسمبلی کا ایک رکن جس کا تعلیمی پس منظر بہترین ہو اور اعلیٰ تعلیمی شعبہ کو سمجھتا ہو جس کو سپیکر اسمبلی نامزد کرے گا۔
9. جامعات کے تین رئیس الجامعہ جن میں سے ایک پیشہ ورانہ جامعہ اور ایک نجی جامعہ سے ہوگا جس کو گورنر پنجاب نامزد کرے گا۔
10. چار معروف تعلیمی ماہرین جن میں سے ایک خاتون اور ایک ڈگری کالج کا سربراہ جس کو کنٹرولنگ اتھارٹی نامزد کرے گی۔
11. صنعتی شعبہ اور سول سوسائٹی کے نمائندہ دو ارکان جن کو کنٹرولنگ اتھارٹی نامزد کرے گی۔

(د) کمیشن کے موجودہ ممبران کی تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن کمیشن کی چیئرپرسن کا عہدہ کب سے خالی ہے اور ممبران کے کتنے عہدے اس وقت خالی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! چیئرپرسن کا عہدہ 15۔دسمبر کو خالی ہوا تھا اور کمیشن کے ممبران کے دو عہدے خالی ہیں۔ چیئرپرسن کے عہدے کے لئے سمری move ہو چکی ہے کچھ دنوں میں advertisement ہو جائے گی اور چیئرپرسن کی تقرری کے بعد دو ممبران کی تقرری بھی ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! محکمہ نے جواب میں لکھا ہے کہ:

> One member of the Provincial Assembly of the Punjab with excellent academic background and understanding of the higher education sector.

تو اس چیز کو یہ کس طرح determine کریں گے اور چیئرپرسن کی تقرری کا معیار بھی بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! جس ممبر کی آپ بات کر رہے ہیں اُس کو تو سپیکر صاحب نے nominate کرنا ہے۔ جی، وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! چیئرپرسن کا معیار یہ ہے کہ کم از کم Vice Chancellor level پر eminent scholar ہونا ضروری ہے اور اس کے علاوہ بھی دو تین requirements ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا آپ نے خود بتا دیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبر کو سپیکر صاحب nominate کریں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ یونیورسٹی آف نارووال بن چکی ہے لیکن وہاں پر وائس چانسلر نہیں ہیں تو وائس چانسلر کی تقرری کب تک ہو جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر کے سکولوں میں پڑھائے جانے والے نصاب سے متعلقہ تفصیلات

*674: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کون سا نصاب تعلیم (اردو میڈیم یا انگلش میڈیم) پڑھایا جارہا ہے؟

(ب) جن سرکاری سکولوں میں انگلش میڈیم پڑھانے کے لئے اساتذہ موجود نہ ہیں وہاں پر انگلش میڈیم کی کتابیں کیوں دی جارہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت صوبہ بھر میں ایک نصاب تعلیم نفاذ کرنے کی طرف توجہ دے رہی ہے یا نہیں؟

(د) صوبہ بھر میں وہ سکول جو کہ پرائیویٹ ہیں اور رجسٹرڈ نہ ہیں ان کی بابت حکومت کی کیا حکمت عملی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس)

(الف) صوبہ پنجاب میں سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر PS/SSE/MISC PS/SEE/MISC/2009/196 &/2009/67dated 28.03.2009 dated 18.09.2009 تحت تمام سرکاری سکولوں میں انگلش میڈیم نصاب پڑھایا جارہا ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری سکولوں میں کوالیفائیڈ اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں جن کی تعلیمی قابلیت ایم اے، ایم ایس سی، بی ایڈ سے کم نہیں ہیں اور وہ انگلش میڈیم نصاب پڑھانے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب تمام تعلیمی اداروں میں یکساں تعلیمی نظام نافذ کرنے کا مکمل ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے کوشاں ہے۔

(د) صوبہ پنجاب میں کسی پرائیویٹ سکول کو بغیر رجسٹریشن کام کرنے کی اجازت نہ ہے اگر اس سلسلہ میں متعلقہ ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی کے پاس کوئی شکایات موصول ہوں تو اس سکول کے خلاف "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) آرڈیننس 1984" کے تحت قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب کے مطابق ابھی بھی ہمارے سرکاری سکولوں میں یہ options موجود ہیں کہ بچہ اردو میڈیم یا انگلش میڈیم، دونوں میں میٹرک کر سکتا ہے۔ اگر انگلش میڈیم میں وہ کرنا چاہتا ہے تو وہ انگلش میڈیم پڑھ لے from 6th class to 10th class تک پڑھ لے۔ ابھی یہ options کھلی ہیں کہ ہم بچوں کو اردو میڈیم یا انگلش میڈیم دونوں پڑھا دیں جبکہ آپ نے مجھے یہ کہا ہے کہ صرف انگلش میڈیم ہی پڑھایا جا رہا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم سے پچھلی حکومت میں وزیر اعلیٰ کو 2009 میں ایک دن خواب آیا تھا کہ سب سکولوں کو انگلش میڈیم کر دیا جائے تو سب سکولوں کو انگلش میڈیم کر دیا گیا مگر کبھی clear نہیں کیا گیا کہ اساتذہ بھی qualified ہیں یا نہیں ہیں۔ PCTB بھی آج تک انگلش میں کتابیں سارے اضلاع کے سکولوں کو دیتا ہے۔ انگلش کی کتابیں بچے پھینک دیتے ہیں اردو کی کتابیں بازار سے خریدتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مارچ 2019 سے آنے والے school year میں ایسا نہیں ہو گا۔ ہم اس پر فیصلہ کرنے جا رہے ہیں کہ کچی سے لے کر پنجم جماعت تک اردو میڈیم ہو گا اور انگلش بطور language subject پڑھایا جائے گا تاکہ جب بچہ ششم جماعت میں جائے تو انگلش زبان اس کے لئے foreign language نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتا دوں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ شروع سے انگلش میڈیم ہونا چاہئے ان کے لئے عرض ہے کہ کئی ملکوں نے پہلے یہ طریقہ اپنایا ہے کہ انگلش میڈیم شروع سے پڑھائیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بچہ کبھی بھی اپنی زبان کے علاوہ کسی اور foreign language میں نہیں سیکھ سکتا جو اس کو سیکھنا چاہئے اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ مارچ 2019 میں آپ کو implement ہوتا ہوا نظر آئے گا جب school year شروع ہو گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ج) میں معزز منسٹر نے جواب لکھا ہے کہ:

"حکومت پنجاب تمام تعلیمی اداروں میں یکساں تعلیمی نظام نافذ کرنے کا مکمل ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے کوشاں ہے۔"

جناب سپیکر! معزز منسٹر وضاحت کریں گے کیونکہ یہ پی ٹی آئی کے ایجنڈے میں تھا کہ ہم یکساں نظام تعلیم دیں گے۔ Kindly تاریخ ضرور دیجئے گا کہ کب تک آپ کا ارادہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ سوال پہلے بھی آ چکا ہے مگر میں اس پر جواب دیتا ہوں۔ اسلام آباد میں کل National Curriculum Council کی curriculum پر پہلی میٹنگ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ ہم نے کام شروع کر دیا ہوا ہے۔ یکساں نظام تعلیم لانے کے لئے میٹنگز پہلے ہی ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک چیز بتا کر سب کو clear کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جو curriculum لے کر آئیں گے اس میں ہم اپنا دین شامل کریں گے جو کہ پہلے minus ہو چکا ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ کو وہ چیز ملے گی جو پرائیویٹ سکول چالیس ہزار روپے لے کر دے رہے ہیں ہم اپنے بچوں کو مفت پڑھائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ معزز ممبر نے تاریخ کا پوچھا ہے تو میں آپ کی وساطت سے بتاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مارچ 2020 تک ہماری پوری کوشش ہے کہ پرائمری سکولوں کا curriculum ایک ہو جائے اور اس کے علاوہ باقی پر کام جاری رہے گا۔

جناب محمد اشرف خان رند: جناب سپیکر! میری ایوان کے دونوں اطراف بیٹھے ہوئے دوستوں سے گزارش ہے کہ (ن) لیگ کے دوست۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال کریں۔

جناب محمد اشرف خان رند: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ میرے دوست کہہ رہے تھے کہ فلاں بلڈنگ نہیں بنی، فلاں نہیں بنی تو پچھلے دس سال بلڈنگز پر زور رہا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ کسی بھی سکول میں جائیں تو سوییپر نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رند صاحب! پچھلے دس سال کو چھوڑ دیں اور سوال کریں۔

جناب محمد اشرف خان رند: جناب سپیکر! میرا اپنے منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ مہربانی کر کے بلڈنگز کے بجائے درجہ چہارم کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کریں تاکہ بچے سکولوں میں جا کر پڑھائی کریں صفائی نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال معزز منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ جز (ج) کا انہوں نے جو جواب دیا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ 2020 تک پرائمری سکولوں کے لئے کام ہو جائے گا۔ اس سے پہلے انہوں نے سابق وزیراعلیٰ پنجاب کے خواب کا ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر انہوں نے سوالات کے جوابات اس طرح سے دینے ہیں تو پھر مجھے یہ کہنے دیجئے کہ یہ جو کہانی آج 2020 کی سنا رہے ہیں یہ کہانی خیبر پختونخوا کے عوام نے پانچ سال سنی ہے۔

جناب سپیکر! ان کے 2013 کے منشور کی وجہ سے ان کو خیبر پختونخوا میں حکومت ملی۔ ان کے منشور میں یہ تھا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے اپنی بات positive note سے شروع کی ہے کہ انہوں نے 2020 کا کہا ہے لیکن یہ under 19 team جب سوالات کے جوابات دیتی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جناب عمران خان نے 2013 میں جو claim کیا تھا اس کا جو حشر خیبر پختونخوا میں کیا گیا تو آج بھی وہاں چار طرح کے نصاب چل رہے ہیں۔ یہ 2020 میں یقین دلاتے ہیں کہ جو خیبر پختونخوا میں کیا گیا ہے وہ یہاں نہیں کیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! مجھ میں سوال سننے کا بہت صبر ہے لیکن تقاریر سننے کا صبر نہیں ہے۔ ان کو 2009 کے خواب کی جو تکلیف ہو رہی ہے تو میں بتا دیتا ہوں کہ جب آپ تیاری اور سوچے سمجھے بغیر اس طرح کے اقدام اٹھاتے ہیں کہ سکولوں کو انگلش میڈیم کر دیا جائے تو وہی حالات ہوتے ہیں جو آج ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: تمام ممبران اپنی نشستوں پر بیٹھیں۔ اگلا سوال نمبر 709 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔ ان کی درخواست موصول ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 734 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 میں بوائز و گرلز کالجز / یونیورسٹیوں کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***734: سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں بوائز و گرلز کالجز / یونیورسٹیز کتنی، کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کو سال 17-2016 اور سال 18-2017 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی، ادارہ وار تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا ان کو یہ رقم مخصوص مقاصد/منصوبہ جات کے لئے یا متفرق اخراجات کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(د) اگر حکومت کی طرف سے اس گرانٹ/ فنڈز کے استعمال کی تحقیقات کروائی گئی ہیں تو اس کی رپورٹ فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) حلقہ پی پی-264 ضلع رحیم یار خان میں کوئی سرکاری کالج اور یونیورسٹی نہ ہے۔ مزید بر آں معزز ایوان کی خدمت میں عرض ہے کہ کالجز اور یونیورسٹیاں حلقہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ دیگر معروضی حقائق کو سامنے رکھ کر بنائی جاتی ہیں۔

(ب) کیونکہ حلقہ پی پی-264 ضلع رحیم یار خان میں کوئی کالج یا یونیورسٹی موجود نہیں ہے لہٰذا کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

(ج) کیونکہ حلقہ پی پی-264 ضلع رحیم یار خان میں کوئی کالج یا یونیورسٹی موجود نہیں ہے لہٰذا کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

(د) جیسا کہ مندرجہ بالا سوالات کے جوابات میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ اس حلقہ میں کوئی ادارہ موجودہ ہے اور نہ ہی کوئی رقم/فنڈز فراہم کئے گئے ہیں لہٰذا کسی قسم کی تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ہمیں وزیر ہائر ایجوکیشن کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ معروضی حالات کو سامنے رکھ کر یونیورسٹیاں اور کالجز بنائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ معروضی حقائق کیا ہیں کیونکہ ہم جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں، رحیم یار خان سے تعلق رکھتے ہیں اسی لئے ہمارا حلقہ بوائز اور گرلز ڈگری کالجز سے محروم ہے۔

جناب سپیکر! میں کہوں گا کہ geographically میرا اور آپ کا حلقہ neighbour ہیں۔ ہم ایسی geographic location پر بیٹھے ہیں جہاں پر صحت اور تعلیم کا نظام بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صادق آباد تحصیل which is population of about 1.5 million people, why that tehsil does not have a university.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ بالکل relevant question ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، معزز ممبر نے relevant question کیا ہے۔ Unfortunately گزشتہ دس سالوں سے بلکہ اس سے بھی پہلے سے تمام universities کی concentration زیادہ تر لاہور کے ارد گرد ہی رہی ہے اور اس کی وجوہات میرے خیال میں وہ لوگ ہی بہتر بتا سکتے ہیں جو اتنا عرصہ گورنمنٹ میں رہے ہیں لیکن اس سے یہ نقصان ہوا ہے کہ لاہور over populated ہو گیا ہے لہٰذا تمام لوگوں کو لاہور آنا پڑتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ اب ایک پالیسی بنا رہی ہے اور اس پر ہم عمل کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس پالیسی میں جنوبی پنجاب یا وہ تمام اضلاع شامل ہیں جہاں پر universities یا world class universities نہیں ہیں پہلے ان پر توجہ دیں گے اور انشاءاللہ اس ADP میں ہم نے already feasibility study رکھی ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں اگلے سال انشاءاللہ جونہی feasibility report آجائے گی تو وہاں world class university پر کام شروع کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جنوبی پنجاب میں اس یونیورسٹی کی location کیا ہو گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! Most probably DG khan division یا feasibility study سے جو چیز سامنے آئے گی تو اس رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ یونیورسٹی کس جگہ پر بنانی موزوں ہے اس جگہ پر بنائی جائے گی لہٰذا exact ideal

preconceived ہمارے ذہن میں نہیں ہے۔Actually feasibility رکھی ہی اسی لئے گئی ہے تا کہ ہمیں اس بارے میں بہتر جگہ مل سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کب تک آپ کی feasibility report مکمل ہو جائے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ feasibility report اس financial year سے پہلے مکمل ہونی ہے تا کہ next ADP میں یونیورسٹی کی implementation کے لئے request کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سید عثمان محمود! آپ اپنا اگلا ضمنی سوال کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ یونیورسٹی نہ بنائیں کیونکہ ہم نے اس حکومت کی کارکردگی دیکھ لی ہے بلکہ آپ تونسہ کو ضلع بنادیں چونکہ ضلع جنوبی پنجاب تو آپ سے بنتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ اگلے سال کے ADP میں آپ ہمیں یونیورسٹی نہ دیں بلکہ جنوبی پنجاب جو کہ ہمارا صوبہ ہے وہ ہی ہمیں دے دیں تا کہ ہم اپنے تمام مسائل خود حل کر سکیں۔ شکریہ

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت(جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن کی ambit میں صوبہ بنانا نہیں ہے لہٰذا میں ان کے سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

محکمہ تعلیم میں سکول ٹیچرز کو معاوضہ نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*447: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ نے 2012 میں سکول ٹیچر بھرتی کئے اور پانچ سال کے لئے معاہدہ کیا کہ اگر وہ اس مدت میں بی ایڈ کی ڈگری حاصل کر لیتے ہیں تو ان کی ملازمت کو مستقل کر دیا جائے گا اور وزیر اعلیٰ نے ستمبر 2018 میں فیصلہ دیا کہ پانچ سالوں میں جو بی ایڈ نہیں کر سکے ان کی ملازمت ختم کر دی جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسے اساتذہ جو پانچ سالوں میں بی ایڈ نہیں کر سکے انہیں ہیڈ ماسٹر اور ضلعی افسران نے کہا کہ آپ کام جاری رکھیں امید ہے کہ ملازمت مستقل ہو جائے گی اور ان سے 17 مہینوں تک سکولوں میں درس و تدریس کا کام لیا جاتا رہا؟

(ج) ایسے کتنے اساتذہ ہیں جن سے پانچ سال کے بعد بھی محکمہ کام لیتا رہا ہے اور انہوں نے پوری جانفشانی سے اپنی خدمات سر انجام دی ہیں کیا حکومت ان کو 17 ماہ کا معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ایسے اساتذہ جن سے محکمہ پانچ سالہ کنٹریکٹ مدت پوری ہونے کے بعد بھی کام لیتا رہا ہے ان کی تعداد 142 ہے۔ ان میں سے 31 اضلاع کے 131 ایجوکیٹرز کو ان کے کام کا معاوضہ مل گیا ہے جبکہ باقی پانچ اضلاع چکوال، چنیوٹ، خوشاب، سرگودھا اور سیالکوٹ کے گیارہ ایجوکیٹرز کا معاوضہ اکاؤنٹس آفس کے اعتراض کی وجہ سے پینڈنگ ہے ان اضلاع کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ معاوضہ کی جلد از جلد ادائیگی کروائیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع سرگودھا: اسلم کالونی تحصیل سلانوالی میں گرلز پرائمری سکول کی تعمیر اور کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

9: رانا منور حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں واقع اسلم کالونی تحصیل سلانوالی میں گرلز پرائمری سکول تعمیر کرنے کی منظوری کب ہوئی؟

(ب) SNE کب منظوری کروائی گئی؟

(ج) اگر سکول تعمیر ہو چکا ہے تو کلاسز کا اجراء کب ہوا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اسلم کالونی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا کی عمارت 95-1994 کے دوران تعمیر ہوئی۔ مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر اُس وقت کے ممبر قومی اسمبلی نے اپنی صوابدیدی گرانٹ سے تعمیر کروائی۔

(ب) مذکورہ سکول کی SNE منظور نہ ہوئی ہے کیونکہ اس کی عمارت باقاعدہ محکمہ تعلیم کے حوالے نہ ہوئی تھی۔ عمارت کی حوالگی نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ مذکورہ سکول کا قیام محکمہ کے مجوزہ قوانین کے مطابق نہ تھا کیونکہ ایک کلو میٹر کے فاصلے پر دو سرکاری پرائمری سکول پہلے سے ہی چل رہے تھے۔ البتہ اس عمارت میں 2008 سے "نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ" (NCHD) کے تحت پرائمری سکول چل رہا ہے۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

سرگودھا: پی پی۔79 میں پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں کی تعمیر اور کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

12: رانا منور حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔79 ضلع سرگودھا میں کتنے پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکول واقع ہیں؟

(ب) کتنے نئے سکول تعمیر کئے جا رہے ہیں؟

(ج) نئے تعمیر ہونے والے سکولوں کی SNE کب منظور ہوئی؟

(د) پی پی-79 میں کتنے نئے سکولوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے؟

(ہ) ان نئے سکولوں میں کلاسوں کا اجراء کب تک ہو جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی- 79 ضلع سرگودھا میں 226 سکولز واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پرائمری سکول	ایلیمنٹری سکول	ہائی سکول	ہائر سیکنڈری سکول
116	57	45	08

(ب) پی پی-79 ضلع سرگردھا میں اس وقت کوئی نیا سکول تعمیر نہ ہو رہا ہے۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً

ضلع اوکاڑہ میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

54: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے پرائمری اور ایلیمنٹری سکولوں میں طلباء وطالبات کی تعداد کے لحاظ سے اساتذہ تعینات کرنے کی پالیسی جاری کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول پوران ضلع اوکاڑہ میں طلباء کی تعداد 200 سے زائد ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے منظور کردہ طریق کار کے مطابق 30 طلباء پر ایک استاد کا تقرر کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں ابھی تک مطلوبہ تعداد میں اساتذہ تعینات نہیں کئے گئے اگر ہاں تو حکومت کب تک، اس سکول میں طالب علموں کی تعداد کے مطابق اساتذہ تعینات کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ ری ایلوکیشن پالیسی 2013 کے مطابق 60 طلباء کی تعداد تک دو اساتذہ، 61 تا 90 طلباء کی تعداد تک تین اساتذہ اور 90 کے بعد ہر چالیس طلباء کے لئے مزید ایک استاد تعینات کیا جائے گا۔

(ب) درست نہ ہے۔ 30- ستمبر 2018 کی انرولمنٹ کے مطابق گورنمنٹ پرائمری سکول پوران ضلع اوکاڑہ میں طلباء کی کل تعداد 154 ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ جواب جز الف میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ سکول میں فی الوقت منظور کردہ پوسٹ کی تعداد پانچ ہے۔ جو حکومت کی منظور کردہ پالیسی کے مطابق 170 طلباء کی تعداد تک پانچ ہی ہونی چاہئے جبکہ مذکورہ سکول میں طلباء کی موجودہ تعداد 154 ہے۔ مذکورہ سکول میں 4 اساتذہ کام کر رہے ہیں اور ایک اسامی خالی ہے جس پر آئندہ نئی بھرتی یا بذریعہ تبادلہ استاد تعینات کر دیا جائے گا۔

چنیوٹ: حلقہ پی پی-95 میں سکولوں میں کھیل کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

56: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-95 چنیوٹ کے کتنے سکولوں میں کھیل کے لئے گراؤنڈز موجود ہیں۔ ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس حلقہ کے سکولوں میں طلباء کو کون کون سی گیمز کرائی جاتی ہیں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں اس حلقہ کے کتنے سکولوں کی کتنی ٹیموں نے کس کس گیم میں انٹر سکول، انٹر ڈسٹرکٹ اور انٹر ڈویژن گیمز میں حصہ لیا اور ان کی کیا پوزیشن رہی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی-95 چنیوٹ کے جن سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈز موجود ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول لیول	بوائز	گرلز	کل تعداد
ہائی سکولز	13	04	17
مڈل سکولز	38	06	44
پرائمری سکولز	0	0	0
کل تعداد	51	10	61

(ب) حلقہ پی پی۔95 چنیوٹ کے سکولوں میں کرکٹ، والی بال، فٹبال، ہاکی، بیڈ منٹن، کبڈی اور رسہ کشی کی گیمز کروائی جاتی ہیں۔

(ج) اس حلقہ کے بائیس سکولوں نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران مختلف سطحوں پر جن جن کھیلوں میں حصہ لیا اور پوزیشن حاصل کیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شیخوپورہ شہر میں گرلز پرائمری اور ہائی سکولوں میں پینے کے صاف پانی اور لیٹرین کی سہولت نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

134: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شیخوپورہ شہر کے کتنے گرلز، پرائمری اور ہائی سکولوں میں پینے کا صاف پانی اور لیٹرین کی سہولت نہ ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کتنے سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈز نہ ہیں؟

(ج) کتنے سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) شیخوپورہ شہر کے تمام گرلز پرائمری اور ہائی سکولوں میں پینے کے صاف پانی اور لیٹرین کی سہولت موجود ہے۔

(ب) شیخوپورہ شہر کے پرائمری سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈز نہ ہیں۔ شہر میں کُل آٹھ گرلز ہائی سکولز موجود ہیں جن میں صرف ایک سکول گورنمنٹ ایم سی گرلز ہائی سکول جنڈیالہ روڈ میں گراؤنڈ کی سہولت نہ ہے کیونکہ مذکورہ سکول میں گراؤنڈ کے لئے جگہ دستیاب نہ ہے۔

(ج) شیخوپورہ شہر کے تمام پرائمری وہائی گرلز سکولوں میں بچوں کی تعداد کے لحاظ سے اساتذہ کی تعداد پوری ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک نمبر 294/GB کی بستی اوڈاں والی کے گورنمنٹ پرائمری سکول کو بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

146: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک 294/GB کی بستی اوڈاں والی میں موجود گورنمنٹ پرائمری سکول کو بند کر دیا گیا ہے اس کو بند کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ گاؤں اور بستی اوڈاں والی میں تقریباً دو سے زیادہ کلومیٹر کا فاصلہ ہے جس کی وجہ سے چھوٹی بچیاں اور بچے گاؤں کے سکول میں نہیں جا سکتے۔ کیا محکمہ بستی اوڈاں والی میں موجود سکول کو کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 294/GB بستی اوڈاں والی کو سال 2009 میں گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول چک نمبر 294/GB میں بوجہ کم تعداد طلباء (بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 140 مورخہ 06.01.2009 کے تحت ضم کر دیا گیا تھا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چک نمبر 294/GB بستی اوڈاں والی میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کام کر رہا ہے۔ سکول ہذا کی پرائمری کلاسز میں 35 لڑکیاں اور 39 لڑکے اکٹھے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پرائمری سطح کے سکولوں میں لڑکیوں اور لڑکوں کے اکٹھے تعلیم حاصل کرنے میں حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے لہٰذا بستی ہذا میں لڑکوں کا ضم شدہ سکول کو دوبارہ کھولنے کی ضرورت نہ ہے۔

سیالکوٹ :جی سی یونیورسٹی فار وومن کو این او سی دینے اور اساتذہ کی تعلیمی قابلیت سے متعلقہ تفصیلات

169: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جی سی فار وومن یونیورسٹی سیالکوٹ کو ہائر ایجوکیشن نے کتنے سال کا NOC دیا تھا۔کیا یہ یونیورسٹی اپنے طالب علموں کو ڈگری ایوارڈ کر رہی ہے؟

(ب) اس یونیورسٹی میں کتنے مرد اور خواتین اساتذہ ایسے ہیں جن کی تعلیمی قابلیت پی ایچ ڈی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کی سنیارٹی کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کیا اس یونیورسٹی کی VC کام کر رہی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں V.C کی غیر موجودگی میں تنخواہوں کی ادائیگی ملازمین کو کون کرتا ہے۔ V.C کی غیر موجودگی میں signing authority کون ہے ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی کی VC کا تقرر جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی سی فار وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ کو ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد کی جانب سے فروری 2019 تک این او سی دیا گیا ہے اور سال 2018 میں یونیورسٹی نے اپنے پہلے کانووکیشن کا انعقاد کر کے کامیاب طالبات میں ڈگریاں تقسیم کی ہیں۔

(ب) جی سی فار وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ میں پی ایچ ڈی تعلیمی قابلیت رکھنے والے اساتذہ کی تعداد 62 ہے۔ جن میں 33 خواتین اساتذہ اور 29 مرد اساتذہ ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سابقہ وائس چانسلر کی مدت ملازمت کے خاتمہ کے بعد چانسلر (گورنر پنجاب) کی جانب سے سینئر ترین یونیورسٹی پروفیسر کو بطور ایکٹنگ وائس چانسلر تعینات کیا گیا ہے۔ جو اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔

(د) نئ منتخب شدہ حکومت وائس چانسلرز کی تعیناتی کے طریق کار اور اہلیت کے معیار میں ترمیم کے لئے کام کر رہی ہے جس کو صوبائی کابینہ کی منظوری کے بعد وائس چانسلرز کی تعیناتی کے لئے مشتہر کیا جائے گا۔

خوشاب: پی پی۔84 میں ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

171: **جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔84 خوشاب میں کتنے ہائی سکول ہیں اور کتنے ہائی سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں؟

(ب) اگر کوئی ہائی سکول ہیڈ ماسٹر کے بغیر کام کر رہا ہے تو کب تک ہیڈ ماسٹر لگا دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔84 خوشاب میں بوائز ہائی سکولوں کی تعداد تیس ہے جن میں اٹھارہ ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں جبکہ بارہ اسامیاں خالی ہیں۔اسی طرح مذکورہ حلقہ میں گرلز ہائی سکولوں کی تعداد بیس ہے۔جن میں دو ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں جبکہ اٹھارہ اسامیاں خالی ہیں۔جن سکولوں میں مستقل سربراہ تعینات نہ ہیں وہاں سینئر ایس ایس ٹی بطور انچارج کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت 1327 ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس کی ترقی کے کیسز پر محکمہ میں چھان بین کا عمل جاری ہے۔اسی طرح ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کی 1108 خالی اسامیوں میں براہ راست بھرتی کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے اور توقع ہے کہ جلد ہی پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ان اسامیوں پر بھرتی کے لئے کیس بھیج دیا جائے گا۔ اساتذہ کی اسامیاں حسبِ معمول ریٹائرمنٹ اور قبل از وقت ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہوتی رہتی ہیں۔اساتذہ کی ترقی، براہ راست بھرتی اور حالیہ تبادلہ جات کے بعد نہ صرف خوشاب بلکہ باقی اضلاع میں بھی خالی اسامیوں پر ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس تعینات کر دیئے جائیں گے۔

راولپنڈی گرلز مڈل سکول بڑوھی تحصیل کہوٹہ کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

216: محترمہ منیرہ یامین ستی: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ گرلز ماڈل سکول بڑوھی تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کو ہائی سکول کا درجہ دے کر بلڈنگ تعمیر کی ہے۔ اگر ہاں تو اس سکول کی SNE کب تک approval کے لئے محکمہ خزانہ کو بھیجی جائے گی نیز مالی سال 2018-19 میں اس سکول کی SNE approval کی جارہی ہے اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

مذکورہ سکول کی اپ گریڈیشن کی منظوری مورخہ 26.09.17 کو 9.952 ملین روپے کی لاگت سے ہوئی۔ سکول کی تعمیر پر اب تک 9.439 ملین روپے (95 فیصد) خرچ ہو چکے ہیں۔ عمارت کا صرف رنگ و روغن کا کام باقی ہے۔ جس کی وجہ سے عمارت محکمہ تعلیم کے حوالے نہ ہوئی ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے عمارت محکمہ تعلیم کے حوالے ہونے پر SNE کا کیس موجودہ مالی سال 2018-19 کے دوران محکمہ خزانہ کو منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن بصیرپور
میں خالی اسامیوں پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

260: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں تدریسی سٹاف اور دوسرے سٹاف کی تعداد مع نام اور عہدہ وار بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کے مختلف شعبہ جات کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں، حکومت کب تک خالی اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ کالج میں اس وقت کتنی طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں، کلاس وار بتائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ کالج کی تمام مسنگ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

تدریسی سٹاف

نام	مضمون	عہدہ
مسز آمنہ منظور	پول سائنس	اسسٹنٹ پروفیسر
مسز شازیہ نورین	ایجوکیشن	اسسٹنٹ پروفیسر
صدف بشیر	اردو	لیکچرار
سلمیٰ اشرف	پول سائنس	لیکچرار
ماریہ حسین	زوالوجی	لیکچرار
ملیحہ احسن	سٹیٹ	لیکچرار
شازیہ ممتاز	فزکس	لیکچرار
انعم سلطان	ریاضی	لیکچرار
ٹوٹل تدریسی سٹاف		8

غیر تدریسی سٹاف

نام	عہدہ
عبدالمجید	ہیڈ کلرک
فضل محمد	سینئر کلرک
محمد ظہور	سینئر کلرک
طارق محمود	جونیئر کلرک
محمد احمد	سینئر لیکچرار اسسٹنٹ
سعید نیاز احمد شاہ	سینئر لیکچرار اسسٹنٹ
بتول فاطمہ	جونیئر لیکچرار اسسٹنٹ
امانت علی	لیبارٹری اٹینڈنٹ
محمد رفیق	لیبارٹری اٹینڈنٹ
شاہد حسین	لیبارٹری اٹینڈنٹ
محمد اکرام	لیبارٹری اٹینڈنٹ
محمد علی	لیبارٹری اٹینڈنٹ
شاہ نواز	نائب قاصد
کوثر نسرین	نائب قاصد
ثریا خانم	نائب قاصد
ناصر احمد	چوکیدار
محمد اسلم	چوکیدار

محمد احمد	چوکیدار
محمد آصف	چوکیدار
محمد امین	مالی
محمد یٰسین	مالی
حنیفاں بی بی	سویپر
میناں بی بی	سویپر
ٹوٹل باقی سٹاف:	23

(ب) جی، یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کے مختلف شعبہ جات کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں جن میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد دس ہے اور نان ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تعداد پانچ ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

ٹیچنگ سٹاف خالی اسامیاں

مضمون	گریڈ	تعداد اسامی
انگلش	17	2
اسلامیات	18	1
نفسیات	17	1
کیمسٹری	17	1
عربی	17	1
عمرانیات	17	1
اکنامکس	17	1
لائبریرین	17	1
فزیکل ایجوکیشن	17	1
ٹوٹل تعداد ٹیچنگ سٹاف		10

نان ٹیچنگ سٹاف خالی اسامیاں

نام اسامی	گریڈ	تعداد اسامی
جونیئر کلرک	11	1
لائبریری کلرک	11	1
کیئر ٹیکر	9	1
لیکچرار اسسٹنٹ	07	2
ٹوٹل نان ٹیچنگ		5

(ج)

فرسٹ ائر	310
سیکنڈ ائر	188
تھرڈ ائر	74
فورتھ ائر	80
ٹوٹل	652طالبات

(د) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے صوبہ بھر میں ایک جامع سروے کے تحت مسنگ فیسلٹیز کے اعدادوشمار اکٹھے کئے ہیں۔ یہ معلومات ایک کتابچے کی شکل میں کالج کی مکمل اعدادوشمار پر مشتمل ہیں اور یہ سروے فارم محکمہ اعلیٰ تعلیم کو موصول ہو چکے ہیں، ان سروے رپورٹ کی بنیاد پر اگلے مالی سال میں صوبہ بھر کے کالجز میں مرحلہ وار مسنگ فیسلٹیز فراہم کرنے کا آغاز کر دیا جائے گا لہٰذا گورنمنٹ کالج برائے خواتین بصیر پور ضلع اوکاڑہ کی مسنگ فیسلٹیز کے اعدادوشمار بھی محکمہ اعلیٰ تعلیم کو موصول ہو چکے ہیں۔ ضروری قانونی کارروائی کے بعد اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ سٹی کالج برائے طالبات میں سٹاف اور لیکچرارز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

263: جناب محمد الیاس: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ سٹی کالج برائے طالبات نیائیں چوک گوجرانوالہ شہر میں کب قائم ہوا؟

(ب) مذکورہ کالج میں تعینات لیکچرارز کی تعداد بتائی جائے؟

(ج) حکومتی پالیسی کے مطابق لیکچرارز ایک کالج میں کتنا عرصہ تعینات رہ سکتی ہے جن کا اس کالج میں تعیناتی کا عرصہ زیادہ ہو چکا ہے ان کو ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) حکومت لیکچرارز کی ٹرانسفر پالیسی کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ سٹی کالج برائے طالبات نیائیں چوک گوجرانوالہ شہر میں1987-01-03 کو قائم ہوا۔

(ب) مذکورہ کالج میں16 لیکچرارز،9اسسٹنٹ پروفیسرز اور 3ایسوسی ایٹ پروفیسرز تعینات ہیں۔

(ج) چونکہ لیکچرارز ٹیچنگ سٹاف ہیں۔لیکچرار ایڈمن پوسٹ نہ ہے اس لئے ان کی تعیناتی کا دورانیہ متعین نہ ہے۔

(د) ٹرانسفر پالیسی 2013ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج
برائے خواتین سمن آباد کی کنٹین کے ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

303:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سمن آباد لاہور کی کنٹین کے ٹھیکیدار کا نام اور ٹھیکہ کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ کنٹین کی اوپن آکشن کب ہوئی تھی،اس میں کتنے لوگوں نے حصہ لیا تھااور سب سے زیادہ بولی کس فرم / کمپنی کی تھی؟

(ج) مذکورہ کالج کی کنٹین سے پچھلے پانچ سال میں کتنا ریونیو حکومت کو موصول ہوا۔مذکورہ کنٹین پر کھانے / پینے کی کون کون سی اشیاء دستیاب ہیں؟

(د) کیا حکومت کنٹین کی اوپن بولی دوبارہ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کالج کنٹین کی ٹھیکیدار کا نام ثمینہ ناز ہے اور ٹھیکہ کی رقم مبلغ-/1608000 ہے۔

(ب) کنٹین کی اوپن آکشن مورخہ 14.04.2011 کو ہوئی تھی اور اس میں 9 لوگوں نے حصہ لیا تھا۔ سب سے زیادہ بولی یاسمین قادر کی تھی۔ جو کہ مبلغ -/2460000 کی تھی لیکن اس نے پیشکش واپس لے لی کہ وہ رقم نہیں دے سکتی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

دوسرے نمبر پر نزہت عمران تھی جس نے -/2200786 کی بولی دی مگر اس نے بھی اپنی پیش کش واپس لے لی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تیسرے نمبر پر ثمینہ ناز تھی جس نے -/1608000 کی بولی دی تھی۔ کنٹین کا ٹھیکہ ثمینہ ناز کو دیا گیا۔

(ج) کالج ریکارڈ کے مطابق صرف ٹھیکہ کی رقم جمع ہوئی ہے۔ ثمینہ ناز کا ٹھیکہ 26.08.2012 کو ختم ہوا۔ کالج کی طرف سے مورخہ 24.08.2012 کو 13-2012 کے لئے کنٹین ٹینڈر کا اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا سب سے زیادہ بولی -/2600000 لاکھ کی تھی مسمات ثمینہ ناز ناکام ہوئی اور بیڈنگ کا عمل شروع ہونے سے پہلے ہی عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ جو کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج صاحبہ نے مورخہ 05.04.2016 کو خارج کر دیا اگلے ہی دن مذکورہ پارٹی نے حکم امتناعی حاصل کر لیا یہ کیس ابھی تک ایک دیوانی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ تاہم مذکورہ پارٹی کی طرف سے پچھلے پانچ سال میں مبلغ -/826000 گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائے گئے ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! جیسے ہی عدالت کی طرف سے کیس کا فیصلہ ہو گا کالج انتظامیہ کنٹین کی آکشن کر دے گی۔

صوبہ کے سرکاری بوائز و گرلز کالجز میں خالی اسامیوں پر بھرتی نہ کرنے کی وجوہات

347: جناب گلریز افضل گوندل: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے سرکاری بوائز و گرلز کالجز میں کتنے لیکچرارز کی اسامیاں خالی ہیں نیز ان پر بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ان کی بھرتی کے لئے پبلک سروس کمیشن پنجاب کو ریکوزیشن کب بھیجی گئی تھی اور کتنی اسامیوں پر بھرتی کے لئے بھیجی گئی تھی، اب تک PPSC کی طرف کوئی سفارشات موصول ہوئی ہیں؟

(ج) ان خالی اسامیوں پر کب تک بھرتی ہو گی، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) صوبہ بھر کے سرکاری بوائز کالجز میں 1372 لیکچرارز اور گرلز کالجز میں 2025 اسامیاں خالی ہیں۔اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ تعلیم اپنی تمام direct quota کے تحت اسامیاں PPSC کو بھیجتا ہے جس کو تقریباً ایک سال کا دورانیہ مکمل ہونے میں لگتا ہے جس کے دوران محکمہ تعلیم سے کافی لوگ ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں۔

(ب) مورخہ 4۔جنوری 2019 کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو لیکچرارز کی اسامیاں بھیجی گئیں۔

(ج) اخبار میں اشتہار، امتحان کے انعقاد، انٹرویو اور کامیاب امیدواران کی حتمی لسٹ ونتائج مرتب کرنے میں تقریباً ایک سال کا عرصہ لگ جاتا ہے۔

لیپ ٹاپ سکیم بند کرنے کے بعد متبادل وظائف دینے سے متعلقہ تفصیلات

348: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا لیپ ٹاپ سکیم بند کرنے کے بعد حکومت طلباء طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے متبادل وظائف دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو مستحق طلباء وطالبات کو وظائف حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہو گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

موجودہ مالی سال میں ایسی کوئی تجویز محکمہ اعلیٰ تعلیم حکومت پنجاب کے زیر غور نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا اس ہاؤس اور آپ کی سیٹ کے تقدس کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ ہم سب نے مل کر اس سیٹ کے تقدس کو بحال رکھنا ہے اور اس کی عزت و تکریم کرنی ہے۔ آپ ابھی ریکارڈنگ نکلوالیں میرے under 19 کہنے سے اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ جب میں نے ضمنی سوال کیا تو وزیر محترم نے بیٹھے بیٹھے آپ کو مخاطب کیا اور کہا کہ جی آگے چلیں یعنی اگر یہاں ممبرز کا اس Chair کے ساتھ اس طرح کا رویہ ہو گا اور وہ Chair کو direction دیں گے آپ ریکارڈنگ نکلوالیں اگر میری بات جھوٹ ہو تو اس کی سزا آپ اور اس ہاؤس پر چھوڑتا ہوں۔ میرا بات کرنے کا مقصد point scoring نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر کوئی وزیر اس ہاؤس اور آپ کی سیٹ کے تقدس کے حوالے سے آپے سے باہر ہونے کی کوشش کرے تو اس کو آپ نے ہی کنٹرول کرنا ہے۔

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ یاور کمال خان!

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! دو تین دن پہلے جب یہ اجلاس شروع ہوا تو آپ اس وقت یہاں پر موجود نہیں تھے۔ معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان میرے لئے بہت قابل احترام اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور وہ یہاں پر پارلیمانی روایات اور seats کے بارے میں درس دے رہے تھے کہ ان کا خیال رکھا جائے تو میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ دو تین دن پہلے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد یہاں پر ایک performance کا مظاہرہ کر رہے تھے اور چیخ چیخ کر کہہ رہے

تھے یہ ہاؤس آئین کے مطابق نہیں چل رہا لہٰذا ہمیں یہ پیسے واپس کرنے پڑیں گے۔اس وقت اس Chair پر جو chairperson بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ان کے تقدس کا خیال نہیں کیا۔

جناب سپیکر!میری معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان سے گزارش ہے کہ جب معزز ممبر جناب محمد وارث شاد بات کررہے تھے تو وہ chairperson کو دیکھ رہے تھے اور نہ ہی وہ ہاؤس سے بات کررہے تھے بلکہ وہ صرف میڈیا کی طرف دیکھ کر اپنی performance show کررہے تھے۔

جناب سپیکر!اس دن جب وقفہ سوالات شروع ہوا تو پوری اپوزیشن نے وقفہ سوالات میں حصہ لیا اور پورے ہاؤس کی کارروائی میں حصہ لیا بلکہ ایک فاضل ممبر کے والد صاحب کے ایصال ثواب کے لئے دعا بھی کروائی گئی تو اس وقت ان کو تقدس کا خیال نہیں آیا۔یہ جو بار بار seriousness کی بات کرتے ہیں کہ ہم serious ہو کر سوال کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں جواب نہیں ملتا تو میرے فاضل ممبر کو اس وقت پورا ہاؤس دیکھ رہا تھا وہ کتنی سنجیدگی سے منسٹر صاحب سے سوال کررہے تھے کہ وہ chase کرکے منسٹر صاحب سے سوال کررہے تھے؟

جناب سپیکر!میرا بھی ان سے معصوم سا سوال ہے کہ وہ جو ہمارے منسٹر صاحب سے بار بار پوچھ رہے تھے کہ کون کون سی قسم کے درخت لگے تو دس سالوں میں ان کے حلقے میں کوئی نرسری لگائی گئی ہے مجھے اس بات کا جواب دے دیں لہٰذا میں ہاؤس کے تقدس کی بات کررہا ہوں کہ سمیع اللہ صاحب نے کتنا اس کا خیال کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،بہت شکریہ۔اب آپ مہربانی کرکے بیٹھ جائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!آپ کسی مجبوری کی وجہ سے ایوان میں تشریف نہیں لائے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میری کوئی personal engagement تھی اور ادھر بہت سی تقاریر کی گئیں جیسا کہ شاید میں شکار کھیلنے گیا تھا حالانکہ میری کوئی ذاتی مجبوریاں تھیں لہٰذا میں اس بات کو دونوں اطراف پر clear کر دوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے یہ بات نہیں کی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے نہیں پتا کہ معصوم سے سوال کرنے والے میرے عزیز معصوم خان کی qualification کیا ہے مجھے نہیں پتا ہے؟

جناب سپیکر! میں ایک بات یہاں پر بتانا چاہتا ہوں کہ ہم 1973 کے Constitution کے تحت اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں اور معصوم خان بھی اسی Constitution کے تحت یہاں پر بیٹھے ہیں۔ ہم اسمبلی کے جو رولز آف پروسیجر آئین پاکستان کی رُو سے بنے ہیں اس کے تحت یہاں پر بیٹھے ہیں۔ اس دن جب اجلاس شروع ہوا تو ایک بہت legal anomaly آگئی اور اس legal anomaly پر بحث ہوئی جس کے نتیجے میں آئین کی کتاب اور رولز آف پروسیجر دیکھے گئے۔

جناب سپیکر! میں نے اس دن بالکل یہ کہا کہ سپیکر صاحب یا ڈپٹی سپیکر صاحب کی sitting commencement کے متعلق صاف لکھا ہوا ہے کہ وہاں چیئرمین کے پینل کا اعلان ہونا تھا لہٰذا بالکل میں نے اس وقت تک Chair کو Chair سمجھا اور نہ ہی میں نے Chair کو مخاطب کیا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے جناب محمد بشارت راجا کو مخاطب کیا تھا کیونکہ میں ایک وکیل ہوں اور میں اپنے قاعدہ قانون کے خلاف بات نہیں کر سکتا تھا۔ جناب محمد بشارت راجا اور ہم نے اسی رولز آف پروسیجر کے مطابق amicably اس کا ایک solution نکالا کہ اگر کوئی ایسی بات ہو جائے تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے اس کے لئے جناب محمد بشارت راجا بتائیں گے تو یہ سب ہم نے اس ہاؤس اور Chair کے تقدس کے لئے ہی کیا تھا۔

جناب سپیکر! اگر میرے عزیز معصوم خان کو یہ ساری آئینی باتیں معلوم نہیں تو ان کو اس طرح بولنا نہیں چاہئے کیونکہ اس وقت پوری اپوزیشن نے ان کے ساتھ cooperate کیا تھا۔ سیکرٹری اسمبلی نے رول 13(2) کے تحت وہ تحریک پڑھی اور اس کے بعد ہم نے اس کو

legalize کیا اور معزز ممبر میاں شفیع محمد ہمارے بڑے بھائی اور ہمارے پرانے ہمارے ساتھی ہیں ان کی عزت ہمارے دل میں ہے لیکن میں صرف یہ عرض کروں گا کہ ہمارے یہ عزیز آئندہ کے لئے رولز آف پروسیجر پڑھ کر آئیں تب ان کو یہ سُبکی نہیں اٹھانی پڑے گی۔شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آتے ہیں۔ پہلے ہم مورخہ 13۔دسمبر 2018 اور 7۔جنوری 2019 کے ایجنڈا سے زیر التواء توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 31 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔جی، محترمہ!

خانیوال: جہانیاں میں عدالت کے احاطہ میں قتل

31: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 9۔دسمبر 2018 تمام ٹی وی چینلز کی خبروں کے مطابق جہانیاں ضلع خانیوال کی عدالت میں قتل کے مقدمہ کی پیروی کرنے والی ماں اور بیٹی کو مخالفین نے فائرنگ کر کے عدالت کے احاطہ میں قتل کر دیا اور آسانی سے فرار ہو گئے جبکہ یہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں افراد اور پولیس ملازمین مختلف مقدمات کی پیروی کے لئے آئے ہوئے تھے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ متعلقہ تھانہ میں درج ہوا ہے اگر ہاں تو کن افراد کے خلاف اور کن دفعات کے تحت درج ہوا ہے کیا کوئی ملزم گرفتار ہوا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات نیز اب تک پولیس نے اس مقدمہ کی جو تفتیش کی ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے اور جس طرح توجہ دلاؤ نوٹس کے سوال میں پوچھا گیا ہے تو یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں مقتولہ کا قتل ہوا اور واقعہ کی ایف آئی آر بھی درج ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ کچہری کی حدود میں واقعہ نہیں ہوا بلکہ کچہری کی حدود سے باہر ہوا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ مقتولہ کسی کیس کے سلسلے میں کچہری آئی تھیں، تفتیش میں پتا چلا تو یہ خود قتل کے ایک مقدمہ میں ملزمہ تھیں جو اپنی پیشی بھگتنے کے لئے آئی تھیں جن کو وہاں پر قتل کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں ایف آئی آر باقاعدہ قواعد وضوابط کے مطابق درج کی گئی ہے بلکہ پاکستان پینل کوڈ کے جو sections attract ہوتے تھے ان کے مطابق درج کی گئی ہے۔ اس مقدمہ میں جو اصل ملزم ہے اُس کا نام نعیم اختر ہے جو گرفتار ہو چکا ہے، آلہ قتل بھی برآمد ہو چکا ہے اور جس موٹر سائیکل پر وہ آیا وہ بھی برآمد ہو چکی ہے لیکن میں یہاں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں مزید انوسٹی گیشن کی جا رہی ہے۔ یہ ایک پرانی دشمنی کا شاخسانہ ہے اور ان دونوں فریقین کے درمیان تقریباً اس وقت تک دونوں طرف سے چار یا پانچ murders ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں ہمارے ڈی آئی جی انوسٹی گیشن خود ذاتی طور پر سپروائز کر رہے ہیں، ابھی انوسٹی گیشن ہو رہی ہے، ملزم گرفتار ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد جو حقائق سامنے آئیں گے اُن کے مطابق مقدمہ کو یکسو کر کے چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 36 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور: لوہاری گیٹ میں 9 سالہ بچی سے زیادتی اور اس کا قتل

36: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 20-دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق لوہاری گیٹ لاہور کے علاقہ میں 9 سالہ بچی کو مبینہ زیادتی کے بعد نامعلوم افراد نے گلے میں پھندا ڈال کر قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ متعلقہ تھانہ میں درج ہوا اور ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے نیز اس واقعہ کی تفتیش سے آگاہ کیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے، اس سلسلے میں مقدمہ بھی درج کر لیا گیا ہے اور انچارج سرکل رنگ محل سب انسپکٹر احسان الحق اس کی تفتیش کر رہے ہیں۔ ایس پی انوسٹی گیشن نوید ارشاد اور ڈی ایس پی رنگ محل اس تفتیش کو سپروائز کر رہے ہیں اور ڈی آئی جی انوسٹی گیشن بھی ذاتی طور پر اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس وقت تک ملنے والے شواہد کے مطابق ہم نے تقریباً 25 کے قریب لوگوں کو شامل تفتیش کیا ہے اور 25 لوگوں کے بیانات لینے کے بعد ہمیں اس مقدمہ میں جو انتہائی معتبر lead ملتی ہے وہ یہ کہ حالات و واقعات کے مطابق زیادتی کا شکار بچی کا ماموں ملوث پایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہم نے polygraphic test کروایا ہے جس سے ملنے والی lead کے مطابق ہمارا پولیس کا انوسٹی گیشن شعبہ ہی درست ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے بھی samples بھیجے ہوئے ہیں۔ چونکہ ملزم کو ہم نے فی الحال شامل تفتیش کیا ہوا ہے البتہ ڈی این اے ٹیسٹ کی رپورٹ positive آجاتی ہے تو اس کو چالان کر دیا جائے گا۔ ہمیں ڈی این اے ٹیسٹ کی رپورٹ کا انتظار ہے لہٰذا جیسے ہی ڈی این اے ٹیسٹ کی رپورٹ آئے گی تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کو فائنل کر لیا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرے اس توجہ دلاؤ نوٹس کے متعلق دو سوالات ہیں۔ لاء منسٹر یہ بتا دیں کہ اس میں کتنی گرفتاریاں ڈالی گئی ہیں، دوسرا یہ کہ فرانزک لیب کو ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے بھیجا ہوا ہے تو کیا اُس کی تاریخ ہے کہ ٹیسٹ کا رزلٹ فلاں تاریخ تک آجائے گا؟ اس کے علاوہ ڈی این اے کتنے لوگوں کا کروایا گیا ہے، کیا مبینہ طور پر بچی کے ماموں کا ہی کروایا گیا ہے یا باقی زیر تفتیش 25 لوگوں کا بھی کروایا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سب سے پہلے معزز ممبر نے یہ پوچھا ہے کہ اس میں کتنے لوگوں کو شامل تفتیش کیا گیا ہے تو میں نے پہلے بھی تعداد بتائی ہے کہ 25 لوگوں کو ہم نے شامل تفتیش کیا تھا جن سے جب ہمیں lead ملی تو پھر اس بچی کے ماموں تجمید تیمور ولد محمد شفیع کو باقاعدہ on record شامل تفتیش کیا ہے۔ اس بچی کی خالہ مریم بی بی کو بھی شامل تفتیش کیا ہے لیکن خاتون سے ہٹ کر تجمید کو باقاعدہ طور پر on record شامل تفتیش کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ یہ samples ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے کب بھیجے گئے تو مورخہ 21-12-2018 کو فرانزک لیب میں یہ نمونے بھیجے جبکہ کپڑے وغیرہ 26-12-2018 کو بھیجے تھے۔ ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ pursue کریں گے تاکہ رپورٹ جلد آئے اور اس مقدمہ کو finalize کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 44 محترمہ میمونہ وحید کا ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا نام مومنہ وحید ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Sorry.

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! .It's alright میرا توجہ دلاؤ نوٹس یہ ہے۔

سیالکوٹ: سمبڑیال میں پیشی پر آئی ماں اور بیٹی کا قتل

44: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 3-جنوری 2019 کو ثناء کلثوم اور اس کی والدہ قیصرہ بانو جو سمبڑیال (ضلع سیالکوٹ) پیشی پر آئی ہوئی تھیں ان کا گلا کاٹ کر بے دردی سے قتل کرنے کے بعد لاشیں کھیتوں میں پھینک دی گئیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پولیس کی جانب سے اب تک کی جانے والی کارروائی سے آگاہ فرمائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا ہے اور اس واقعہ کے چار ملزمان جن کو ایف آئی آر میں nominate کیا گیا ہے اُن میں ایک ذیشان حیدر جو مقتولہ کا خاوند ہے، منور علی ولد منشی خان، محسن علی سکنہ شادیوال گجرات اور ایک خاتون فروا زوجہ محسن علی کو nominate کیا گیا ہے۔ یہ ایک فیملی کا جھگڑا تھا اور میاں بیوی کے درمیان کچھ اختلافات چل رہے تھے۔

جناب سپیکر!یہ واقعہ باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا ہے۔ یہاں یہ امر انتہائی قابل غور ہے کہ جس دن وقوعہ ہوتا ہے اسی دن مرکزی ملزم ذیشان کسی اور مقدمے میں بیلف کے ذریعے اپنی گرفتاری دیتا ہے اور جیل چلا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! آج اس مقدمے کا جو مرکزی ملزم ہے وہ جیل میں ہے باقی لوگوں سے ہم تفتیش کر رہے ہیں لیکن کوشش کر رہے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ضابطے کے مطابق مرکزی ملزم ذیشان کا بھی ریمانڈ حاصل کیا جائے تاکہ اس سے مزید تفتیش کی جائے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ انتہائی منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا ہے جس میں کافی ساری انوسٹی گیشن کی ضرورت ہے اور پولیس investigate کر رہی ہے۔ اس stage پر یہ کہنا قبل از وقت ہو گا کہ کتنے ملزمان involved تھے اور کس ملزم کا مرکزی کردار تھا تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ چیزیں سامنے آ جائیں گی لیکن یہ ضرور ہے کہ انتہائی منصوبہ بندی کے تحت یہ واقعہ کیا گیا ہے جو کہ دردناک واقعہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہم اس کو trace کر لیں گے۔ شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ساہیوال پل کی مرمت کا مطالبہ

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک انتہائی اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت relevant Minister تو نہیں ہیں لیکن آپ کی وساطت اور ہاؤس کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا اس کو ذرا نوٹ کر کے فوراً ایکشن لیں۔ ہمارے ساہیوال سٹی کی دونوں sides کو دو bridges connect کرتے ہیں جن میں سے ایک bridge کے پچھلے پانچ دن سے دو pillars بالکل ٹوٹ چکے ہیں اور باقی کی بھی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے اس کے اوپر لیٹر لکھ کر ڈیپارٹمنٹ کو بھی بھیجا ہے کہ اس پر فوری ایکشن لیا جائے کیونکہ یہ بہت بڑے حادثے کا سبب ہو سکتا ہے کیونکہ وہ چھوٹا bridge نہیں ہے بلکہ بہت بڑا bridge ہے جیسا کہ آپ لاہور کینٹ والا bridge سمجھ لیں تو اس صورتحال کی وجہ سے کوئی بھی بڑا حادثہ کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ جب میرے پاس اس bridge کی ویڈیو آئی تو میں نے رات کوشش کی کہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال سے بات کر سکوں تاکہ اس پر کوئی کام ہو۔ ان کے گھر کے نمبر پر میری call receive کی گئی چونکہ ماحول ایسا بنا ہوا ہے کہ انہوں نے callback نہیں کی حالانکہ میں نے کہا کہ ایمرجنسی ہے مجھے ذاتی کام کوئی نہیں ہے لیکن تین بار ٹیلیفون کرنے کے باوجود receive نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! ابھی میں نے وزیر مواصلات و تعمیرات سردار محمد آصف نکئی سے بھی request کی ہے کہ آپ فوری طور پر وہاں جائیں کیونکہ یہ ایک ایسا issue ہے جو کسی بھی بڑے حادثے کا سبب بن سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون اس پر کوئی فوری ایکشن لیں اور اس کی فوری مرمت ہونی چاہئے کیونکہ دو ہی bridges ہیں اور دونوں ہی choke ہو چکے ہیں اسی لئے ہم نے ایک تیسرا bridge already approve کروا دیا ہوا ہے جس پر انشاءاللہ کام شروع ہو جائے گا لیکن اس کا سدّباب کرنا فوری ضروری ہے اور یہ کام آج ہی ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ابھی اجلاس سے فارغ ہو کر ڈپٹی کمشنر ساہیوال سے رابطہ کر کے اس مسئلے کا فوری طور پر حل نکالیں گے اور متعلقہ محکمہ سے بھی بات کروں گا لیکن میں معزز ممبر سے بھی request کروں گا کہ اگر یہ مناسب سمجھیں تو بے شک میرے دفتر میں تشریف لے آئیں تو میں ان کی موجودگی میں انشاءاللہ تعالیٰ بات کروں گا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب محمد بشارت راجا تشریف رکھتے ہیں اور انہیں یاد ہو گا کہ جناب پرویز الٰہی اس وقت ہاؤس کو Chair کر رہے تھے تو ایک انتہائی گھمبیر مسئلہ میں نے زمینوں کے حوالے سے یہاں پر عرض کیا تھا تو انہوں نے very kindly توجہ دی اور جناب محمد بشارت راجا اور جناب سعید اکبر خان بھی تھے۔ ہمارا یہ مسئلہ میانوالی، خوشاب، ڈی جی خان اور بھکر کے اضلاع جو کالونی اضلاع ہیں، کا یہ مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! اب وہاں صورتحال یہ ہے کہ ایک میٹنگ ہوئی لیکن باقاعدہ طور پر جس طرح سپیکر صاحب نے کمیٹی کے آرڈرز کئے تھے بوجوہ وہ کمیٹی نہ بن سکی لیکن میں نے بھی یہ سمجھا کہ چلیں ہم سارے دوست اکٹھے ہو گئے اور یہاں ایک ممبر کالونی بھی اس وقت آ گئے۔ جناب محمد بشارت راجا کو پتا ہے کہ باتیں طے ہو گئیں کہ جو لیز کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، جن لوگوں کے پاس لیز تھی تو 2015 کو وہ leases expire ہو گئیں اور اس کے بعد وہ اسی طرح بیٹھے ہیں۔ اب تک وہ leases renew ہوئی ہیں اور نہ ہی انہیں حقوق ملکیت ملے ہیں حالانکہ 1995 اور 2001 کے circular میں لوگوں کو یہ incentive دیا گیا کہ ہمارے علاقے میں بنجر اور غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے والوں کو حقوق ملکیت بھی دیئے جاتے تھے جو ابھی تک نہیں دیئے گئے۔ اس حوالے

سے میں نے ریونیو بورڈ کے بھی چکر لگائے۔ جناب محمد بشارت راجا تھوڑی مہربانی کریں گے کیونکہ میں دو تین دفعہ ادھر ریونیو بورڈ ہو کر آیا ہوں۔

جناب سپیکر! ان کا کہنا ہے کہ ہم نے سمری بھجوا دی ہے تو ہمارے ان اضلاع کا یہ بہت بڑا issue ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل صحیح ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہمارے اضلاع کے کچھ دوست یہاں پر بیٹھے ہیں اور کچھ نہیں بیٹھے تو منسٹر صاحب کی موجودگی میں یہ privilege لے رہا ہوں کہ وزیر مال تشریف رکھتے ہیں اور وزیر قانون بھی تشریف رکھتے ہیں تو یہ ہمارے علاقے کا بہت بڑا issue ہے تو اس وقت جو مہم چل رہی ہے تو اس کی زد میں وہ لوگ بھی آ رہے ہیں، ان کی فصلیں تباہ ہو رہی ہیں اور ان سے فصلیں retrieve/ confiscate کر لی گئی ہیں اس لئے میں اس سلسلے میں وزیر مال اور وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ اس حوالے سے کچھ بتا دیں کہ کب تک وزیر اعلیٰ سے سمری نکلوائیں گے اور کیسے نکلوائیں گے؟ اس کو تھوڑا سا take up کروا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! جب یہ مسئلہ discuss ہوا تھا تو معزز ممبر جناب محمد وارث شاد وزیر قانون کے دفتر میں تشریف لائے تھے اور اس کے فوری بعد ہم نے کمیٹی بنا کر اس کی سفارشات ان سے discuss کر کے ایک سمری بنائی جو کہ اس وقت وزیر اعلیٰ کے پاس ہے جسے ہم follow کر رہے ہیں اور جونہی وہ منظور ہو کر آئی تو اس کے مطابق انشاء اللہ پالیسی بنائی جائے گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ ایک فارسی کا شعر ہے کہ:

تریاق از عراق آورداشود مار گزیدہ مردہ باشد

جس کا ترجمہ ہے کہ تریاق جب تک عراق سے آئے گا تو سانپ کا ڈسا ہوا اس وقت تک مر جائے گا۔ مجھے SMBR صاحب نے اور ممبر کالونی نے بھی یہی بتایا ہے کہ سمری گئی ہوئی ہے لیکن آج اس سمری کو گئے ہوئے بیس دن ہو گئے ہیں اور جب تک سمری آئے گی تو ہمارے ان

اضلاع کے غریب کسانوں کی زمینیں چھن جائیں گی اور ان کی فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔ اس کے بعد اگر کوئی سمری منظور ہو کر آتی ہے تو پھر وہ مردے کو زندہ نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ کی طرف سے ruling آجائے جس پر وہ سمری منظور ہو کر آسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ ایک serious issue ہے اور ہمارے جتنے بھی اضلاع ہیں ان میں problems ہیں تو آپ اس میں kindly جتنا بھی ہو سکتا ہے وہ کریں۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! ایک سمری منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ کے پاس گئی ہوئی ہے مگر اس کے باوجود جو issues raise کئے ہیں تو اس سلسلے میں انتظامیہ کو ہدایت کر دی ہے اور اس پر مزید کارروائی نہیں ہو رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! تو ایک پالیسی بنالیں ناں کیونکہ سمری تو گئی ہوئی ہے۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! جب تک سمری منظور نہیں ہوتی تو کسی کو dispossess نہیں کیا جا رہا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بہت اچھا کام کیا ہے کرنل صاحب نے لیکن اس سلسلے میں یہ فرما رہے ہیں کہ زبانی طور پر انہیں حکم دے دیا ہے کہ لیز والے لوگوں کو نہ چھیڑیں تو میری یہ استدعا ہے کہ اسی سلسلے میں ایک لیٹر بورڈ آف ریونیو سے چلا جائے کہ جب تک فیصلہ نہیں ہوتا تو لیز والے لوگوں کو نہ چھیڑا جائے۔ یہ لیٹر چلا جائے گا تو میرا کام ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! جونہی لیٹر آجائے گا تو ہم پالیسی issue کر دیں گے۔ زبانی انہیں بتا دیا گیا ہے کہ جو incident انہوں نے quote کیا تھا اس کے بعد کسی کو نہیں چھیڑا جا رہا اور تمام لوگ اسی طریقے سے بیٹھے ہیں۔ ابھی پالیسی آجائے گی اور زیادہ وقت نہیں لگے گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ایک بات on record آجائے کہ اگر ایک لیٹر issue ہو جائے تو آپ اسے دیکھ لیں اور اسے چیک کر لیں کیونکہ یہ بہت important issue ہے۔ اس سلسلے میں آپ لازمی طور پر کچھ کریں۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ کچھ کریں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میانوالی، بھکر، خوشاب اور دوسرے اضلاع کے لوگ مجھ سے اس حوالے سے رابطے کر رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ پنجاب اسمبلی ہمیشہ باقی اسمبلیوں کے مقابلے میں ایک progressive اور زیادہ active اسمبلی کے طور پر پہچانی گئی ہے لیکن مجھے افسوس ہے اور حیرت یہ ہے کہ ہماری حکومتی بنچز سے تعلق رکھنے والی خواتین نے بھی ابھی تک اس issue کو take up کیوں نہیں کیا کہ ہماری women caucus جو ہے وہ ابھی تک نہیں بنائی گئی شاید ایک delegation بھی صوبہ سندھ سے آرہا ہے اور UNDP اس کو لے کر آرہی ہے تو تمام صوبائی اسمبلیوں اور قومی اسمبلی میں بھی women caucuses موجود ہیں لیکن یہاں ابھی تک اس کو نہیں بنایا گیا میری گزارش ہو گی کہ اس کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! دوسرا جو SDGs کی task forces ہیں پچھلے دور حکومت میں بنائی ہوئی تھیں اس وقت بھی نیشنل اسمبلی میں نیشنل لیول پر وہ بنائی جا چکی ہے لیکن اُس کو باقی capitals provincial میں بھی آنا ہے تو اُس کے اوپر بھی میری گزارش ہے کہ اُس کو بھی آپ دیکھ لیں کہ اُس کو جلد از جلد بننا چاہئے وہ ایک بہت اچھا tool parliamentary ہے SDGs کے جو ہمارے goals ہیں اُن کو achieve کرنے کے حوالے سے ایک parliamentary oversight کے حوالے سے یہ دو کام بہت ضروری ہونے والے ہیں اس پر میری گزارش ہے کہ اس کے اوپر آپ تھوڑا ٹائم دیں تا کہ یہ مسئلے حل ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر219/18 شیخ علاؤالدین کی ہے۔اسے پڑھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی بات کرنے سے پہلے آپ سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں ایک تو میں آپ کا شکر گزار ہوں میں نے دیکھا ہے کہ آپ کسی بھی پوائنٹ آف آرڈر پر جواب ضرور دیتے ہیں۔اسے decline کریں یا accept کریں لیکن آج جو میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں وہ treasury benches کو بھی سوچنی چاہئے اور اپوزیشن بنچز کو بھی سوچنی چاہئے بات یہ ہے کہ ہماری اسمبلی کی جو کارروائی ہے ہم جن کے ووٹ لے کر آئے ہیں اُن کا ہم پر بڑا حق ہے،اُن کے جو بھی معاملات یہاں کوئی بھی معزز ممبر اُٹھاتا ہے وہ یقیناً پریس میں آنے چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پریس میں آتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کرتا ہوں پریس میں کیسے آتے ہیں اس طرح آتے ہیں کہ کسی obsolete اداکارہ کی ٹریفک سارجنٹ سے لڑائی ہو جائے تو اُس کی سرخی بڑی ہوتی ہے پنجاب اسمبلی کی سرخی چھوٹی ہوتی ہے اور یہ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں حالانکہ ہمارے جو بھائی پریس والے اوپر بیٹھے ہیں ان میں بہت سی شخصیات کو جانتا ہوں جو انتہائی learned ہیں اور کسی بھی topic پر اُن کی command ہے لیکن سوائے جو انگریزی اخبارات ہیں وہ کسی حد تک ہمارا point of view دے رہے ہیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے تین دن پہلے میں نے اپنے حلقے کی سڑک کے بارے میں مسئلہ اُٹھایا کہ کس طرح لوگ accidents میں مر رہے ہیں، ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور اس کے علاوہ جتنے بھی ایشو اُٹھائے ہیں یا اور معزز ممبران نے اُٹھائے ہیں کہیں اُردو پریس میں اُس کا وجود نہیں ہے، کوئی جواز نہیں، کوئی بات نہیں۔

جناب سپیکر! پہلے ایسا نہیں تھا آپ اس کو دیکھیں اور دوسری بات ہٹلر کے زمانے کا ایک کیمرہ اس ہاؤس میں لگا ہوا ہے جو الیکٹرونک میڈیا پر ہمیں represent کرتا ہے believe me آپ کسی سے پوچھ لیں کچھ پتا نہیں لگتا کون بول رہا ہے، کیا ہو رہا ہے یہ جو 1947 کی pictures تھیں جب ہم نے آزادی حاصل کی اُس طرح کی picture آرہی ہے آپ ذرا سندھ

اسمبلی کی کارروائی دیکھیں پندرہ پندرہ، بیس بیس منٹ تک سندھ اسمبلی کی کارروائی دکھائی جاتی ہے اور بہترین picture آرہی ہوتی ہے پتا لگتا ہے۔ ہمارے ووٹرز کو ہمارے علاقے کو، ہمارے پورے پنجاب جو گیارہ کروڑ عوام کا صوبہ ہے کسی کو پتا نہیں ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نئی اسمبلی بلڈنگ بن رہی ہے اُس میں آپ کو اچھے cameras بھی provide کئے جائیں گے اور اسمبلی ہال بھی بہت اچھا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ اسمبلی بلڈنگ تو جب بنے گی تب کی بات ہے ابھی میرے بھائی حکومتی بنچوں سے کہیں گے آپ نہیں بنا سکے یہ بالکل پوائنٹ سکورنگ نہیں ہے یہ ان کا بھی معاملہ ہے ہمارا بھی معاملہ ہے ہم جب کوئی بات کرتے ہیں اب آج جو میں ابھی تحریک التوائے کار پڑھوں گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب آپ تحریک التوائے کار پر آجائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کرتا ہوں پہلے آپ اس کے اوپر رولنگ دیں کہ میں جو بات کہہ رہا ہوں آپ بھی چاہیں گے کہ ہماری اسمبلی کی projection صحیح ہو، لوگوں کو پتا لگے ہم یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ ہم سب کا ایک ایک منٹ ضروری ہے اور کچھ لوگ تو ایسے ہیں جن کا ایک ایک منٹ بہت قیمتی ہے تو آپ یہ دیکھیں اس بات پر بھی ذرا غور کریں کہ ہم جہاں جاتے ہیں، گنے کے اوپر بات ہوئی یا کسی کی بھی بات ہوئی ہو جب ہم حلقے میں جاتے ہیں وہ ووٹر کہتے ہیں تُسی کی کیتا، اب جو میں نے یہاں پر کیتا وہ کسی کو نہیں پتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مہربانی تحریک التوائے کار پر آئیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو تحریک التوائے کار میں پیش کر رہا ہوں اس کو بہت sensitive لیا جائے کیونکہ قومی اثاثے کے بارے میں ہے اور میں آج specially لارنس گارڈن دیکھنے کے لئے گیا ہوں خدا کی قسم اندر گاڑیاں پھر رہی ہیں اور لارنس گارڈن کو تباہ کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب آپ اسے پڑھیں۔

جناح باغ (لارنس گارڈن) کو تباہی کا سامنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے آج کا باغ جناح جو کبھی لارنس گارڈن کہلاتا تھا جس کی مثال دنیا کے چند بہترین باغوں میں شمار ہوتی تھی آج زبوں حالی اور تباہی کا شکار ہے۔ ایک طرف محکمہ زراعت کے دفاتر جو چلڈرن پارک اور لیڈیز کلب میں بنائے گئے ہیں۔ دوسری طرف بے شمار تجاوزات جگہ جگہ موٹر سائیکلوں کی پارکنگ اور Fast Food Points باغ کو تباہ کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے یہ بات عرض کرتا ہوں کہ کسی فاسٹ فوڈ کی وہاں پر پہلے اجازت نہیں تھی۔ باغ کے مغرب میں واقعہ لارنس روڈ پر امتحانی مرکز کے سامنے کا تمام علاقہ ہزاروں موٹر سائیکلوں کی پارکنگ بن چکا ہے۔ لاہور کا یہ تاریخی باغ جس کو لارڈ لارنس اور سر گنگا رام جیسے عظیم لوگوں نے لاہور کے باسیوں کو تحفہ میں دیا تھا۔ اب صبح سے رات تک اس کی اندرونی تمام سڑکوں پر موٹر سائیکلوں کی آمدورفت اور ملازمین اور ان کے ملنے والوں نے باغ کی آب وہوا اور ماحول کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور اس قومی ورثہ کا کوئی نگہبان دور دور تک نظر نہیں آرہا۔ لیڈیز کلب کے پارکس میں گاڑیوں کی پارکنگ بن چکی ہے۔ جو کبھی tennis court ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سال میں جو نایاب اقسام کے درخت ختم ہوئے ہیں ان کا کوئی نعم البدل مہیا نہیں کیا گیا ہے۔ اب تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس عظیم قومی ورثہ کو بھی سازشاً ختم کیا جا رہا ہے تاکہ اس کو کسی بھی وقت Private Developers کو دے دیا جائے اور اس بنیاد پر دیا جائے کہ یہ Developers اس کی بہتر نگرانی کر سکیں گے اس طرح کی کوئی سمری move ہو گی اور اس میں Multi Storey apartments اور Commercial Points بنا دیئے جائیں گے اور پھر خدانخواستہ ایک مختصر حصہ میں باغ کی یادگار رہ جائے گی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! وہاں جو درختوں کا قتل عام ہو رہا ہے وہ درخت جو کبھی لارنس گارڈن میں پوری دنیا سے آئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے اور جواب آئے گا تو جناب کو گزارش کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

MR ACTING SPEAKER: Let me come to the government business. A Minister to introduce the Namal Institute Mianwali Bill 2019.

مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Bisharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Namal Institute Mianwali Bill 2019.

MR ACTING SPEAKER: The Namal Institute Mianwali Bill 2019 has been introduced in the House and shall stand referred to the Standing Committee on Education on its constitution for report within two months.

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت پنجاب 2019

(---جاری)

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, was introduced yesterday shall also stand referred to the concerned standing committee on its constitution for report within two months.

ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کے مطالبے
کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر جناب قائم مقام سپیکر کی رولنگ

MR ACTING SPEAKER: This ruling shall dispose of the points of order raised by the honorable Members from the Opposition during the sitting held on the January 7, 2019.

Brief background of this ruling is that the sixth session of 17th Provincial Assembly of the Punjab was summoned by the Governor of the Punjab on January 2, 2019 to commence on Monday, January 7, 2019. It is established practice that whenever a Session is summoned, Mr Speaker, in discharge of his Constitutional and codal responsibilities issues certain orders, as for instance, approval of sitting plan, fixing time and date for the meeting of business advisory committee, appointment of Panel of Chairman, approval of security plan, etc. These arrangements are made prior to the commencement of the Session for the smooth conduct of the Session. Following this prevalent practice and norms, Mr Parvez Elahi, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, nominated a Panel of Chairman for this Session on January 3, 2019 on the relevant file. However, the Panel was to be announced by the Secretary on the first sitting of this Session, i.e. January 7, 2019 after the recitation and Na'at.

In the meanwhile, Ch Muhammad Sarwar, Governor of the Punjab had to proceed abroad and Mr Parvez Elahi, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab assumed the charge of Acting Governor. Consequently, I, Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy Speaker,

Provincial Assembly of the Punjab was notified to act as Speaker vide Assembly Secretariat Notification issued on January 4, 2019.

Incidentally, owing to some unavoidable circumstances, I was not available to attend the sitting of the first day, i.e. Monday, January 7, 2019, and I informed the Assembly Secretariat about this fact. I had also directed the Assembly Secretariat to make arrangement accordingly for the first sitting of the Assembly on January 7, 2019.

Mian Shafi Muhammad, MPA (PP-258), the first name in the order of preference, already appointed by Mr Speaker as per previous practice and norms, assumed the Chair at the commencement of the first sitting of January 7, 2019; and after recitation of Tilawat and Naat, the Secretary Assembly announced the Panel of Chair.

However, the Opposition raised the point of order that before announcement of Panel of Chair, no member of the Panel could assume the Chair and the Acting Speaker ought to have presided the first sitting. A long debate was held in the House. The gist of the points raised by the Opposition is summarized below:

(I) Mian Shafi Muhammad, MPA (PP-258) was not authorized to assume the Chair at the commencement until a motion moved by a Minister in terms of Rule 13(2) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 for electing the Chair before announcement of Panel of Chair.

(II) They Challenged the validly of proceeding of the House held before adoption of above motion by the House.

With this background and after perusal of record and the relevant rules, I, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Acting Speaker**, proceed to announce my ruling given hereafter.

So for as the first point raised by the honorable Opposition members is concerned, Rule 13 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, which remained under detailed

discussion during the proceeding on January 7, 2019, provides as under:

> **13. Panel of Chairman.**- (1) At the commencement of a session, the Speaker shall nominate, in order of precedence, from amongst members a panel of not more than four Chairmen and in the absence of the Speaker and the Deputy Speaker, the member having precedence amongst those present at the sitting shall take the Chair.
>
> (2) If at any time at a sitting of the Assembly neither the Speaker nor the Deputy Speaker nor any member on the Panel of Chairmen is present, the Secretary shall so inform the Assembly and the Assembly shall, by a motion, elect one of the members present to preside at the sitting.

I am of the view that sub-rule (2) of Rule 13 refers to a situation arising on a subsequent day of an ongoing session, when the Panel of Chair would have already been announced on the first day of that session; meaning thereby that this situation, prima facie, does not cater the instant situation, i.e. before announcement of the Panel of Chair. However, for the sake of avoiding any procedural implications, and on the demand of protesting Members, the Minister for Law & Parliamentary Affairs moved a motion under sub-rule (2) of Rule 13 and the same was adopted by the Assembly by majority. In my opinion, the matter stood resolved there and then as the Members of the Opposition took part in the proceedings of the House thereafter.

So far as the second point raised by the honorable Opposition members challenging the validity of a part of proceedings on that day is concerned, it would be pertinent to mention that on the adoption of the above-mentioned motion, the Chair, in his short ruling on the same day, had validated that part of the proceedings.

I have given due consideration to this matter as well and hereby endorse the said short ruling with some additional arguments given hereafter.

It would be pertinent to quote Article 67 of the Constitution, which provides that subject to the Constitution, a House may make rules for regulating its procedure and the conduct of its business, and shall have power to act notwithstanding any vacancy in the membership thereof, and **any proceedings in the House shall not be invalid on the ground that some persons who were not entitled to do so sat, voted or otherwise took part in the proceedings**. According to Article 66 of the Constitution, the proceedings of the House cannot even be challenged in a court of law.

It is general principal of law that the proceedings of a meeting of a body shall not be invalid merely due to any vacancy or defect in the constitution of that body. This provision can be found in a number of laws enacted by this very House.

With the above observations, I, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Acting Speaker** rule as under:

(i) Assumption of Chair at the commencement of the sitting on January 7, 2019 by Mian Shafi Muhammad, MPA (PP-258) was absolutely in accordance with the rules and was further validated by the motion adopted by the House; and

(ii) The entire proceedings of the House on January 7, 2019 were valid and in accordance with the Rules.

I conclude my ruling by quoting rule 209 of the Rules of procedure of Provincial Assembly of the Punjab which provides that the ruling of the Chair shall not be called in question.

Now the House is adjourned to meet on the Friday, 11th January 2019 at 9:00AM.